هفت روزہ

خدام الدین

لاہور پاکستان

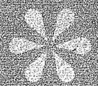
بانی
شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ



رئیس الادارہ:
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور
امیر انجمن خدام الدین لاہور



ایڈیٹر:
مجاہد الحسینی



قوموں کا عروج و زوال

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:
بیشک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) پر عمل کرنے کی وجہ سے بہت سی قوموں کو بلندی عطا فرمائے گا، اور اس پر عمل نہ کرنے والی دوسری اقوام کو نیچے گرا دے گا۔

بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۱۶ روپے
ششماہی ـــــ ۹ روپے
سہ ماہی ـــــ ۵ روپے

غیر ممالک

سعودی عرب:
سالانہ ہوائی جہاز ـــــ ۵۰ روپے
بحری جہاز ـــــ ۲۵ روپے

انگلینڈ:
سالانہ ہوائی جہاز ـــــ ۷۵ روپے
بحری جہاز ـــــ ۳۶ روپے

فی شمارہ
۳۵ پیسے

۵ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ / ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء

مطبوعات انجمن خدام الدین

شیرانوالہ دروازہ لاہور ـــــ فون نمبر: ۶۷۵۴۵

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تین آدمی ازواجِ مطہرات کے ہاں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق معلوم کیا اور جب اُن کو بتلایا گیا تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور پھر کہا کہ حضورؐ کی تو تمام لغزشیں پہلی اور پچھلی اللہ نے معاف کر دی ہیں۔ پھر ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ ساری رات نماز (نفل) پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا۔ اور ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کرونگا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا تم ایسی ایسی باتیں کر رہے تھے حالانکہ میں تم سے زیادہ متقی اور خدا سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں روزہ (نفلی) رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ شادیاں بھی کرتا ہوں۔ خبردار جس نے میری سنت چھوڑی۔ وہ مجھ سے نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَیُقْبَلُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْهُ فَیُبَارَكُ لَهٗ فِیْهِ وَلَا یَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَی النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰكِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ۔

(رواہ احمد)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کوئی شخص حرام مال کمائے اور اس میں سے صدقہ کرے تو نہ قبول کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس کے اخراجات میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص حرام مال چھوڑ مرتا ہے تو وہ مال اس کے لئے آگ کی سزا میں اضافے کا موجب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بُرائی کو بُرائی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بُرائی کو بھلائی کے ذریعہ مٹاتا ہے۔ خبیث کو خبیث کے ذریعہ نہیں مٹاتا۔

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

ترجمہ:۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسی ساعتیں ہیں کہ اس میں (دعا) رد نہیں کی جاتی۔ یا یہ فرمایا کہ بہت کم رد کی جاتی ہے۔ اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت و عاجب کہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی بہت گرم ہو۔ (ابو داؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد فرماتے تو یہ دعا کرتے "اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ" اے اللہ تو ہی میرا معتمد علیہ ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تیری ہی قوت سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی قوت سے لڑتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث صحیح ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

ترجمہ:۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف و اندیشہ ہوتا تو ارشاد فرماتے کہ اے اللہم تجھ کو کافروں کے مقابل کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ سے ان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ ابو داؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔

وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

ترجمہ:۔ حضرت عروۃ البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت تک کے لئے گھوڑے کی پیشانی میں خیر وابستہ ہے، اجر اور غنیمت (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰی" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جو تیر اندازی سکھایا گیا ہو پھر اس کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا آپ نے فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین

۵ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ
۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء

جلد ۱۸ — شمارہ ۱۶

مندرجات

رئیس الادارہ
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
مجاہد الحسینی

گندی فلموں اور فحش لٹریچر پر پابندی

ایک خبر ہے کہ۔ فلم سنسر شپ ایکٹ مجریہ ۱۹۶۴ء کے تحت فلموں کو سنسر کرنے سے متعلق نیا ضابطہ مقرر کیا گیا ہے جو جنوری ۱۹۶۱ء کے ضابطہ کی جگہ لے گا۔

یہ ضابطہ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات مولانا کوثر نیازی کی حسب ہدایت مرتب کیا گیا ہے۔

اس ضابطہ کو مرتب کرتے وقت نظریہ پاکستان، اور قوم کی سماجی اور اخلاقی قدروں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ اس کی رُو سے ضروری ہوگا کہ فلم میں کوئی ایسی چیز نہ دکھائی جائے جو جرائم اور گناہ کی ترغیب دلائے اور مسلم سماجی و اقتصادی اقدار سے متصادم ہو۔

فلم میں کسی ایسے مکالمے، کہانی اور واقعے کو فلمانے کی اجازت نہیں دی جائے گی جو کسی طبقے کی دل آزاری کا باعث بنے یا کسی اقلیت کے جذبات کو مجروح کرنے کا سبب ہو۔

نئے ضابطے کے تحت ایسی فلموں کی نمائش کی اجازت نہیں دی جائے گی جو مذہبِ اسلام کے نظریے کے منافی ہوں۔ فلموں میں فحش مناظر نہیں دکھائے جائیں گے۔

قبل ازیں بھی وزارتِ اطلاعات و نشریات کی جانب سے اس قسم کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ فحش اور عریاں فلموں کی نمائش ممنوع قرار دیدی گئی ہے اور جو سینما گھر اس قسم کی عریاں فلموں کی نمائش کے مرتکب پائے گئے ان کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ کراچی کے بعض سینماؤں کو نوٹس بھی دیئے گئے۔ حکومتِ پاکستان کی وزارتِ اطلاعات و نشریات کے اس اعلان کا پورے ملک میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔

جہاں تک فحش اور عریاں فلموں کی نمائش کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ پورے ملک کے سینما گھروں نے مخرب اخلاق فلمیں دکھانے کی ایک مہم شروع کر رکھی ہے حکومت نے ایسی فلموں کی نمائش ممنوع قرار دیکر مستحسن قدم اٹھایا ہے۔

ارباب اختیار خصوصاً وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی سے گزارش ہے کہ وہ بڑے بڑے اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے عریاں اور فحش اشتہارات کی اشاعت بھی ممنوع قرار دیں تاکہ ان اخبارات و رسائل کو شرفاء اپنے گھروں میں بھی لے جا سکیں۔

گذشتہ دنوں لائل پور کے معروف سماجی کارکن مولوی فقیر محمد نے وزیر اطلاعات اور دیگر اراکین قومی اسمبلی کے سامنے ملک میں فروخت ہونے والے فحش لٹریچر اور عریاں تصاویر پیش کر کے ان پر پابندی عاید کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ارباب اختیار نے فحاشی اور عریانی کے ایک ہمہ گیر طوفان کا سدباب کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ یہ صرف اخباری اعلان نہیں بلکہ ایک موثر عملی اقدام ثابت ہوگا۔

• یہ امریکی عیسائی مشنری

حکومتِ پنجاب کے وزیر تعلیم جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو سرکاری تحویل میں لیتے وقت مشنری کالجوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ حکومت مسیحی عوام کے مذہبی معاملات میں دخل دینے کا قطعاً کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ گرجا گھروں اور ان کی املاک کو قومی ملکیت میں نہیں لیا جائے گا۔ لیکن امریکی پریس بائی ٹیرین عقیدہ کے لوگوں کا یہ رویہ مختلف رہا۔ تعلیمی پالیسی کے خلاف مہم انہی لوگوں نے چلائی اور راولپنڈی کے افسوسناک ہنگامے میں بھی انہی لوگوں کا ہاتھ تھا۔

نجی تعلیمی اداروں کے اکثر مالکان کی لوٹ کھسوٹ اور قابلِ اعتراض روش کے خلاف مختلف حلقوں کی جانب سے صدائے احتجاج بلند ہوتی رہی ہے موجودہ حکومت نے ان اداروں کو اپنی تحویل لے کر ایک مستحسن اور تاریخی قدم اٹھایا ہے۔ ملکی عوام کی طرف سے اس کا زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے۔ لیکن مفاد پرست عناصر نے بالعموم اور امریکی عیسائی مشنری اداروں کے سربراہوں نے بالخصوص نئی تعلیمی پالیسی کی مخالفت کی آڑ لے کر جس طرح راولپنڈی میں عیسائی اقلیت کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ہے سخت افسوسناک ہے حکومت نے عیسائی گرجا گھروں کی املاک کے بارے میں جب منصفانہ فیصلے کا اعلان کیا تھا تو اس کے خلاف مظاہرے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

اس ملک میں عیسائی مشنری کا طرزِ عمل اکثر و بیشتر قابلِ اعتراض رہا ہے۔ خصوصاً ۱۹۶۵ء کی جنگ کے زمانے میں ان اداروں نے جاسوسی اڈوں کے فرائض انجام دیئے اور ان کی پُراسرار سرگرمیوں کے تذکرے زبان زدِ عوام تھے۔

یہ تو پاکستانی عوام کی رواداری اور وضع داری ہے کہ وہ اپنے ملک کی اقلیتوں کے جذبات اور حقوق کا زبردست احساس رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت نے اکثر مسلم آبادیوں میں وسیع و عریض رقبہ عیسائی مشنریوں کے حوالے

(باقی صـ۱۶ پر)

جدید مسائل

مجاہد الحسینی

کیا دو جڑواں بہنیں ایک ہی مرد کے نکاح میں دی جا سکتی ہیں؟

ہفت روزہ خدام الدین کے نام ایک مراسلہ میں حافظ محمد صادق لائلپوری نے دریافت کیا ہے کہ دنیا مسائل کا گھر ہے یہاں مختلف مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور بلاشبہ اسلام نے ہر مسئلہ کا مناسب اور بہترین حل پیش کیا ہے۔ اخبارات میں میرے لئے ایک نئی بات دیکھنے میں آئی۔ میرے سامنے ۲۷ اگست ۱۹۷۲ء کا امروز ہے۔ جس میں برازیل کی ایک خبر مع تصویر شائع ہوئی ہے۔ خبر یہ ہے ......

"برازیل کے شہر سالویڈر میں یہ دو جڑواں بہنیں جن کے دو دھڑ ہیں۔ اور نچلا حصہ ایک ہے۔ تیرہ سال قبل پیدا ہوئیں تھیں، یہ دونوں اس اذیت ناک صورت حال کے باوجود ایک دوسرے سے اس قدر محبت کرنے لگی ہیں کہ وہ یہ نہیں چاہتیں کہ سرجری کے عمل سے الگ الگ وجود کی حامل ہو جائیں یہ دونوں بہنیں شکل و صورت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور ان کے ذہن بھی مختلف ہیں۔ یہ باقاعدہ سکول میں پڑھ رہی ہیں۔ اب یہ شادی کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ لیکن انہیں ایک ہی شوہر منتخب کرنا پڑے گا"!

اگر یہ صورت حال ہمارے ہاں درپیش ہو تو اسلام کیا رہنمائی کرتا ہے۔ جب کہ دو بہنیں ایک نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اور مولانا مودودی جواز کے قائل ہیں۔ وضاحت فرمائیں ۔۔ (حافظ محمد صادق لائلپوری)

جواب :- عورتوں سے نکاح کے بارے میں اسلام کے احکام واضح ہیں۔ قرآن مجید میں ان کی پوری تفصیل درج ہے۔

جہاں تک مذکورہ مسئلہ کا تعلق ہے وہ قرآن مجید کی اس آیت کے زمرہ میں آتا ہے۔

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط

اور یہ کہ تم دو حقیقی بہنوں کو ایک ہی مرد کے نکاح میں جمع نہ کرو۔ (ہاں اگر ایک مر جائے یا اسے طلاق دے کر چھوڑ دیا جائے تو دوسری بہن سے نکاح کیا جا سکتا ہے)

قرآن مجید کے اس واضح حکم اور نص قطعی میں کسی شخص کو بھی ترمیم و تنسیخ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

قرآنی احکام مخصوص حالات سے تعلق نہیں رکھتے کہ ان حالات کے تبدیل ہونے یا ایک طویل عرصہ گذر جانے کے بعد ان میں نئے حالات و واقعات کے باعث کسی نوعیت کا تغیر واقع کیا جا سکتا ہو۔

قرآنی احکام غیر متبدل ہیں۔ دنیا کے تغیر پذیر حالات و واقعات کا ان پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کہ جوں جوں زمانہ بدلتا جائے ساتھ ساتھ قرآن کے احکام بھی بدلتے اور منسوخ ہوتے چلے جائیں۔

قرآن کریم خداوند قدوس کی آخری مقدس کتاب ہے۔ اور اس کے احکام کسی قسم کی ادنیٰ ترمیم و تنسیخ کے بغیر قیامت تک کے لئے دلیل اور حجت ہیں۔

واقعات غلط ہو سکتے ہیں، حالات بدل سکتے ہیں، لیکن قرآن مجید کے احکام ہرگز ہرگز تبدیل نہیں کئے جا سکتے۔

جڑواں لڑکیوں کا وجود

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ دنیا کے کسی ملک یا کسی علاقے میں دو جڑواں بہنیں ایسی موجود ہیں۔ جن کے مستقل طور سے دو الگ الگ جسم موجود ہیں۔ لیکن کمر یا پسلیوں کے حصے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

(۲) :- یا دو بہنوں کے جسم کا اوپر کا حصہ ایک ہے اور نچلے دو حصے ہیں۔ یعنی چار ٹانگیں ہیں۔

(۳) :- تیسری شکل میں دونوں جڑواں بہنوں کے اوپر کے دو دھڑ ہیں۔ اور نچلا دھڑ ایک ہے۔

ایسی متحد الجسم یا جڑواں بہنوں کی بابت میں مختلف اخبارات میں جو خبریں اور تصویریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ خلقت اور پیدائش کے اعتبار سے تو ایسی مثالیں صحیح ہیں۔ کہ کسی ملک یا علاقے میں ایسی جڑواں لڑکیاں یا لڑکے ضرور پیدا ہوئے ہوں گے۔ لیکن مذکورہ بالا کسی بھی نوعیت کی نوجوان لڑکیاں بازاروں اور گلی کوچوں میں چلتی پھرتی یا کم از کم کسی ایک مقام پر لیٹی پڑی آج تک کسی نے بھی نہ دیکھی ہوں گی۔

اخبارات و رسائل میں عجیب و غریب اور ممیز و ممتاز شخصیات کے انٹرویو شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی زنگارنگ تصاویر شائع کر کے قارئین کے لئے ذوقِ نظر کا سامان فراہم کیا جاتا ہے۔ لیکن آج تک کسی بھی اخبار اور رسالے نے محیر العقول جڑواں بہنوں کی بابت کبھی کوئی معلومات فراہم نہیں کیں کہ یہ ہیں فلاں ملک کی جڑواں لڑکیاں جو فلاں مذہب اور طریقے کے مطابق ایک ہی مرد کے نکاح میں خوشگوار زندگی بسر کر رہی ہیں۔!

سائنس کی سریع رفتار ترقی اور محیر العقول ایجادات کے سہارے عصر حاضر کے انسان نے پوری دنیا کو کھنگال دیا ہے۔ اور خطۂ ارضی پر اپنے علم اور تجسس کے جھنڈے گاڑنے کے بعد اس نے اب چاند ستاروں پر کمندیں ڈال دی ہیں۔۔۔

مادی اعتبار سے انسانی عروج و کمال کے اس دور میں حضرتِ انسان نے کالے، کلوٹے، جنگلی اور وحشی نما انسانوں سے لے کر آدم خور۔ اور برفانی انسان تک کو دریافت کر لیا ہے۔ لیکن اس نے آج تک کسی خطے اور علاقے سے تعلق رکھنے والی ایسی نوجوان جڑواں بہنوں کا وجود پیش نہیں کیا ہے جو بچپن سے گذر کر عالم شباب میں داخل ہو گئی ہوں۔ اور دنیا کے عیسائیوں، یہودیوں، بدھو، ہندوؤں، سکھوں یا کسی بھی مذاہب کے لوگوں کے لئے ایسی لڑکیوں کے نکاح کا مسئلہ پریشانی کا باعث بن گیا ہو۔ یا کم از کم صرف اتنی معلومات میسر آ سکیں کہ ایسی جڑواں لڑکیوں کی بابت ان لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔!

اول تو اس طرح کے جوڑوں کا عدم وجود ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ عجیب الخلقت جڑواں بچے پیدائش کے مرحلہ ہی میں ختم ہو جاتے ہیں۔ اور جوانی سے بڑھاپے تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ ان کی مثال ناممکن الوجود ہے۔ اور اگر کسی ایسی عجیب الخلقت جڑواں لڑکیوں کی کوئی مثال موجود بھی ہے تو وہ گوشت کے جڑواں لوتھڑوں کی شکل میں۔ جن کا سب سے اہم مسئلہ ازدواجی تعلقات استوار کرنے کا نہیں۔ اس ناگفتنی حالت میں زندہ رہنے کا ہے۔ ان کی جنسی خواہشات کے خواہ مخواہ مفروضے قائم کرنے کے لئے اضطراب اور بے چینی کا مظاہرہ آخر کیوں کیا جاتا ہے؟

ثانیاً — یہ کہ عجیب الخلقت جڑواں بچوں کے بارے میں مغربی دنیا کی خبر رساں ایجنسیوں (جو زیادہ تر یہودیوں کے قبضہ و تصرف میں ہیں) کی خبریں من گھڑت اور شرارت آمیز ہوتی ہیں۔ اور بسا اوقات اس طرح کی تصاویر کیمرہ مین کی چابکدستی اور فنی مہارت کی مرہون ہوا کرتی ہیں۔

صرف اخباری تصاویر کو دیکھ کر اسلام کے واضح احکام تبدیل کرنے کی جسارت کرنا کسی صحیح الفکر اور سلیم الطبع مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔

باقی رہی صورتِ مسئولہ — کہ برازیل میں ایسی جڑواں لڑکیاں موجود ہیں جن کے اوپر کے دو دھڑ، دو کندھے، دو سر اور چار ہاتھ ہیں۔ اور نچلا حصہ ایک دھڑ ہے۔

گویا نکاح اور ازدواجی تعلقات کے لئے درحقیقت یہ ایک لڑکی ہے۔ اگر واقعی اس طرح کا وجود دنیا میں کہیں موجود ہے۔ اور وہ اسلامی احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے نکاح کی بھی خواہشمند ہے تو قرآنی احکام کے مطابق اس کا ایک ہی مرد کے ساتھ نکاح کیا جائے گا۔ (باقی)

اجتماع جمعۃ المبارک یکم ستمبر ۱۹۷۲ء

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور ڈرنے کا حق ادا کرو

موت کا آنا یقینی ہے اس کے آنے سے پہلے پہلے جانے کی تیاری ہونی چاہیے

خوف خدا کا تقاضا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جتنی ذمہ داریاں عاید ہوں موت سے پہلے ادا کی جائیں

جامع مسجد شیرانوالہ میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور کا خطاب

رپورٹ: عبدالرشید انصاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ (آل عمران)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو مگر ایسے حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

اس آیت میں خوف خدا اور خشیت الٰہی کا حکم دیا گیا ہے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ہمہ وقت دین پر عمل کرتے رہنا چاہیے حتیٰ کہ جب موت آئے تو اے مسلمانو تمہارا اسلام پر ایمان و یقین صحیح طور پر قائم ہو ایسا نہ ہو کہ زندگی میں کسی کے کہنے بہکانے سے دھوکہ میں آجاؤ اور اپنا ایمان گنوا بیٹھو۔ غیر مسلموں کی صحبت، ان کی گفتگو اور ان کے عمل کے اثرات قبول کرنے سے ہوشیار رہو۔

حضرت رحمۃ اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

چونکہ ہمیں مرتے دم تک اطاعت الٰہی کا حق ادا کرنا ہے لہٰذا اہل کتاب سے انقطاع بھی تا دم مرگ رکھنا پڑے گا کیونکہ ان سے مخلوط ہوئے تو وہ ہمیں مرتد بنانے میں ساعی ہوں گے۔ بلکہ ہمیں تو اس مقصد کے لیے دوسروں کا داعی بننا ہے لہٰذا پہلے اپنے اندر استقامت پیدا کر لیں۔ اہل کتاب سے ہمارا اصلاً خلط نہ ہونے پائے۔

اور حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"یعنی ہر مسلمان کے دل میں پورا ڈر خدا کا ہونا چاہیے کہ اپنے مقدور بھر پرہیزگاری و تقویٰ کی راہ سے نہ ہٹے اور ہمیشہ اس سے استقامت کا طالب رہے۔ شیاطین چاہتے ہیں کہ تمہارا قدم اسلام کے راستہ سے ڈگمگا دیں۔ تمہیں چاہیئے کہ انہیں مایوس کر دو اور مرتے دم تک کوئی حرکت مسلمانی کے خلاف نہ کرو۔ تمہارا جینا اور مرنا خالص اسلام پر ہونا چاہیئے۔"

زندگی آخرت کا پیش خیمہ ہے، ہر ابتدا کی ایک انتہا ضرور ہے اور ہر جاندار کے لیے موت۔ قدرت کے نظام کے تحت دنیا کی ہر شے کے لیے فنا ہے اور کوئی بھی ذی روح ایسا نہیں، جو موت سے فرار کی راہ اختیار کر سکے اس مقام پر تمام قدیم و جدید فلاسفر اور سائنس دانوں کو اپنے عجز و درماندگی کا اعتراف کرنا پڑا ہے اور موت کے سامنے کسی کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہو سکی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اپنے قانون قدرت سے آگاہ فرما دیا ہے کہ:۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔

ہر شخص موت کا مزا چکھنے والا ہے،

انسان کو دنیا کی زندگی میں توشۂ آخرت تیار کر لینا چاہیئے تاکہ آخرت میں جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا ہر کوئی نفسا نفسی میں مبتلا ہوگا ہر کسی کو اپنے عملوں کے بارے میں خود جواب دینا پڑے گا اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا تو نجات کی کوئی صورت بن سکے دنیا بہر حال چھوڑنی ہے اور موت کے ہاتھوں دار الفنا سے دار البقا کی جانب منتقل کیے جانے سے کسی بڑے سے بڑے سرمایہ دار اور صاحب اقتدار کو بھی دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ ؎

نہ رہے وہ دارا اور جم نہ رہا سکندر ذی حشم
جو بنا گیا تھا یہاں ارم تہہ خاک اس کا نشاں نہیں

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (الجمعہ)

کہہ دو بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تو ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا ہے۔ پھر وہ تم کو بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

اور سورۃ النساء میں فرمایا۔

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ۔ (نساء-۷۸)

تم جہاں کہیں ہو گے موت تمہیں آ ہی پکڑے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہی ہو۔

جب موت نے انسان کو ہر جگہ سے دبوچ لینا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو تو کیونکہ کسی جگہ کو حفاظت اور موت سے بچاؤ کے لیے کارآمد تصور کیا جا سکتا ہے؟ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ موت آئے گی کہاں۔ تو پھر وہ کس جگہ سے کس جگہ کی طرف بھاگے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (سورہ لقمٰن ۳۴)

اور کوئی نہیں جانتا کہ زمین کے کس گوشہ میں اسے موت آئے گی۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے اس کے آنے سے پہلے پہلے جانے کی تیاری ہونی چاہیئے۔ خوف خدا اور خشیت الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ ملی اور قومی طور پر اجتماعی اور انفرادی زندگی میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی رو سے جتنی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انہیں موت سے پہلے ادا کیا جائے۔ مومن کی پوری زندگی پر اسلام کی چھاپ ہونی چاہیئے اللہ تعالیٰ نے عمل کے معاملہ میں انسان کو آزادی دی ہے ہمیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اسلام کے مطابق اور شریعت کے حق میں مثبت رویہ اختیار کریں یا خلاف میں منفی۔ یہاں جو چاہیں سو کریں۔ کسی کا دل چاہے تو پانچ نمازیں پڑھنے کے علاوہ رات بھی عبادت الٰہی میں گذار دے، اور کوئی چاہے تو دن رات آوارگی کرے اور پانچ فرض نمازیں بھی ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں کہ خواہ مخواہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے خزانے ایسے بے قدر اور سرکش لوگوں کی جھولیوں میں ڈالے جو اس کے حکموں سے بغاوت اور شیطانی قوتوں سے تعاون کرتے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں خوف خدا کہاں رہ سکتا ہے۔

خوف خدا کا تقاضا یہ ہے کہ انسان جب کسی عمل کا ارادہ و عزم کرے تو اس کا ذہن فوراً اس امر کا کھوج لگانے کے لیے بے قرار ہو جائے کہ یہ عمل حدود شرعیہ سے متجاوز تو نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے اس کام سے روکا تو نہیں اور کیا یہ کام سنت نبوی کے خلاف تو نہیں اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ کام جس کے کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے اللہ اور اس کی مرضی کے خلاف ہے تو وہ فوراً اس سے توبہ کرلے کہ زندگی بھر یہ کام نہیں کروں گا خواہ کتنا بھی نقصان ہو جائے یا کوئی بھی ناراض ہو جائے۔

آج اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان دو ٹکڑے ہو چکی ہے لیکن مملکت خداداد کے عوام جن کی آبادی غالب مسلم اکثریت پر مشتمل ہے دن رات اپنے خالق و مالک خدائے جبار و قہار کے واضح احکام کی خلاف ورزیاں اور نافرمانیاں کر کے مزید تباہی اور عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ خوف خدا دلوں سے اٹھ گیا ہے۔ سنت رسول اور احکام شرعیہ کا مذاق اڑایا جا رہا ہے، اپنے عمل و کردار کا محاسبہ کرنے کی بجائے دین کو اپنے خیال اور سوچ و فکر کے تابع کرنے کی ناکام کوششیں ہو رہی ہیں غرضیکہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ ہر اس جرم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے جو سراسر شر و فساد ہو

(باقی صفحہ ۱۲ پر)



پاکستانی خواتین کیلیے پردہ لازمی قرار نہیں دیا جاسکتا؟

اسلام آباد - ۲۷ اگست - مرکزی وزیر قانون میاں محمود علی قصوری نے پاکستانی خواتین کے لیے پردہ لازمی قرار دینے کے مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلم خواتین کو صرف زینت چھپانے کا حکم دیا گیا ہے اور قرآن مجید میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ پردہ نہ کرنے والی خواتین کو کیا سزا دی جائے گی - انہوں نے کہا کہ مسلم خواتین کو اپنا چہرہ چھپانے کی ہدایت کی گئی ہے - مگر رائج الوقت برقع کے استعمال کے بارے میں کوئی واضح ہدایت نہیں دی گئی ہے -

وزیر قانون نے یہ بات آج قومی اسمبلی میں وقفۂ سوالات کے دوران پاکستانی مسلم خواتین کے لیے پردہ کو لازمی قرار دینے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہی - جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا مفتی محمود نے پوچھا کہ آیا ایک اسلامی ملک میں حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ تمام قوانین کو اسلام کی روشنی میں مرتب کرے - وزیر قانون نے کہا کہ ہم نے یہ کام مفتی صاحب کی حکومت کے لیے چھوڑ دیا ہے - اور ہم یہ دیکھیں گے کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں - پردے کے سلسلہ میں قرآن مجید، صحیح بخاری، صحیح مسلم میں اس بارے میں کوئی ہدایات نہیں دی گئی ہیں -

بیگم شیریں ارباب (قیوم گروپ) نے پوچھا کیا یہ حقیقت ہے کہ اسلام میں مردوں اور عورتوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے اور دونوں ایک ساتھ حج ادا کرتے ہیں - وزیر قانون نے کہا کہ یہ صحیح ہے مگر مفتی صاحب چاہتے ہیں مروجہ پردے کو اسلام میں داخل کر دیا جائے - بیگم نسیم جہاں — (پیپلز پارٹی) نے پوچھا کہ کیا جنس کی بنیاد پر دنیا کے کسی ملک کے کسی آئین میں کوئی امتیاز روا ہے - قصوری صاحب نے کہا کہ میں سات یا آٹھ اسلامی ملکوں کا دورہ اور ان میں سے متعدد ملکوں کے آئین کا مطالعہ کر چکا ہوں مگر کسی آئین میں پردے کے بارے میں ایسا امتیاز میری نظر سے نہیں گزرا - مولانا غلام غوث ہزاروی نے پوچھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید میں بہت سی چیزوں کے بارے میں قانون بنانے کی ذمہ داری اسلامی حکومتوں پر چھوڑ دی گئی ہے - قصوری صاحب نے جواب دیا — کہ قرآن مجید میں ہے کہ پردہ ایسا کیا جائے کہ اس کے باوجود شناخت ہو سکے - اس مرحلہ پر حزب مخالف کے متعدد ارکان نے وزیر قانون سے قرآن مجید سے پردے کے بارے میں متعلقہ سورت کا حوالہ دینے کا مطالبہ کیا -

وزیر قانون نے سورۂ احزاب کی ۵۹ ویں آیت کا حوالہ دیا -

بیگم اشرف عباسی (پیپلز پارٹی) نے پوچھا کہ کیا وزیر قانون ایسا کوئی قانون تجویز کریں گے جس کی رو سے مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے پر مجبور کیا جا سکے؟

وزیر قانون نے کہا کہ قرآن مجید میں مسلمان مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے مگر اس کے برخلاف عمل پر کوئی سزا نہیں رکھی گئی ہے -

میاں مسعود احمد (پیپلز پارٹی) نے نکتۂ اعتراض پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ چونکہ عوامی دلچسپی کا ہے - اس لیے اس پر تفصیل سے بحث ہونی چاہیے -

سپیکر نے کہا کہ اس کے لیے آپ ضابطے کے مطابق تین دن کا نوٹس دیجئے پھر اس پر آدھے گھنٹے تک بحث ہو سکتی ہے -

مختار احمد (پیپلز پارٹی) جناب پردہ کہاں چلا گیا؟

قصوری - مردوں کی عقل پر (قہقہہ)

ملک محمد جعفر (پیپلز پارٹی) نے دریافت کیا کہ آیا حکومت اس معاملہ پر اسلامی مشاورتی کونسل کی رائے لے گی؟

وزیر قانون نے کہا کہ اگرچہ ایسی کوئی تجویز حکومت کے سامنے نہیں ہے تاہم اگر ایوان ایک قرارداد کے ذریعے اس امر کی ہدایت کرے تو وہ اس معاملے کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کر سکتے ہیں -

بیگم اشرف عباسی (پیپلز پارٹی) نے پوچھا - کیا یہ درست نہیں ہے کہ پاکستان کے دیہی علاقوں میں رہنے والی اسی فیصد خواتین روائتی قسم کا پردہ نہیں کرتی ہیں -

وزیر قانون نے جواب دیا کہ جہاں تک مجھے علم ہے کھیتوں میں کام کرنے والی دیہاتی خواتین پردہ نہیں کرتیں -

شاہ احمد نورانی (جمعیت علماء پاکستان) مگر وہ کھیتوں میں کام کرنے کے لیے جاتے ہوئے لپ اسٹک اور پوڈر بھی تو نہیں لگاتیں -

بیگم نرگس نعیم (پیپلز پارٹی) زیبائش عورت کا حق ہے - اور کیا آپ پان نہیں کھاتے - (قہقہہ)

سردار شوکت حیات (کونسل لیگ) بہترین طریقہ یہ ہوگا کہ مردوں کو پردے میں رکھا جائے -

وزیر قانون - آپ کی عافیت اسی میں ہے -

آج قومی اسمبلی میں تھوڑی دیر کے لیے اس مسئلہ پر دلچسپ بحث ہوئی کہ نماز کے وقفے کا وقت مقرر کر دیا جانا چاہیے - یا اجلاس کے دوران حزب اقتدار یا حزب مخالف میں سے کوئی رکن سپیکر کو یاد دلائے کہ اب نماز کے لیے وقفہ کیا جانا چاہیے یہ نکتہ لائل پور سے پیپلز پارٹی کے رکن میاں عطاء اللہ نے اٹھایا تھا - انہوں نے کہا کہ بالعموم نماز کے لیے وقفہ کی درخواست حزب مخالف کی طرف سے کی جاتی ہے - جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ نماز صرف حزب مخالف کے ارکان ہی ادا کرتے ہیں اور حزب اقتدار والے نماز ادا نہیں کرتے جو درست نہیں ہے - اس لیے نماز کے وقفہ کا وقت مقرر کر دیا جانا چاہیے - جماعت اسلامی کے رکن پروفیسر غفور احمد نے میاں عطاء اللہ کی تجویز کی حمایت کی - اس مرحلے پر سپیکر چوہدری فضل الٰہی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا - کہ موسم کی تبدیلی کے ساتھ نماز کا وقت تبدیل ہو جاتا ہے - اس لیے نماز کے وقفے کے لیے مستقل طور پر وقت مقرر کرنا مناسب نہیں - سپیکر نے از راہِ مذاق کہا کہ جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی نے ایک دن نماز کے وقفے کے لیے جو وقت تجویز کیا تھا اس میں اور اس کے اگلے روز کیے جانے والے وقفے میں دس منٹ کا فرق تھا - اس پر جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ نماز کے لیے وقفہ کی یاد دہانی کرانے کا فرض میاں عطاء اللہ ہی کو سونپ دیا جائے - سپیکر نے اس موضوع پر مختلف ارکان کی رائے سننے کے بعد کہا کہ نماز کے لیے وقفہ کا وقت مقرر کرنے کی بجائے موجودہ طریقہ پر ہی عمل کیا جانا مناسب ہے -

(قسط نمبر ۳)

شانِ صدیقِ اکبرؓ آیاتِ قرآنی کی روشنی میں

• از پروفیسر حافظ عبد المجید •

پندرھویں آیت

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (سورہ زمر — ۴ ع)

ترجمہ :- اور جو لے کر آیا سچی بات اور سچ مانا جس نے اس کو، وہی لوگ ہیں متقی۔

فائدہ :- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ (جو حق لے کر آئے)، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وَصَدَّقَ بِهٖ (جس نے اس کی تصدیق کی)، مراد ابوبکرؓ ہیں۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وَصَدَّقَ بِهٖ سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ ان روایات کے مطابق خود قرآن کریم نے حضرت ابوبکرؓ کے صدق و ایمان کی گواہی دی ہے۔

سولھویں آیت

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ
سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ
(سورۃ آلِ عمران — ۲۰ ع)

ترجمہ :- پس قبول کی ان کی دعا ان کے رب نے کہ میں ضائع نہیں کرتا محنت کسی محنت کرنے والے کی، تم میں سے مرد ہو یا عورت، تم آپس میں ایک ہو۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں ان کو ستایا گیا وہ لڑے اور مارے گئے۔ البتہ ضرور دور کردوں گا میں ان سے انکی برائیاں اور البتہ ضرور داخل کردوں گا میں ان کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ بدلہ ہے اللہ کے ہاں سے اور اللہ کے ہاں ہے اچھا بدلہ۔

فائدہ :- رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ آسمان و زمین کی پیدائش میں اولی الالباب یعنی عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں پھر ان عقلمندوں کی چند دعائیں ذکر فرمانے کے بعد ان کی قبولیت کا مژدہ سنایا۔ پھر ان عقلمند افراد کی اعلیٰ ترین قسم یعنی مہاجرین اولین کا تذکرہ فرمایا اس طرح ان آیات میں مہاجرین اولین اور بالخصوص حضرت ابوبکرؓ کے فضائل کا بیان موجود ہے۔ صدیق اکبرؓ اولی الالباب میں سے ہیں۔ ان کی دعائیں اللہ کے یہاں مقبول ہوئیں۔ آپ مہاجر بھی ہیں۔ آپ اپنے گھر اور اپنے شہر سے نکالے بھی گئے۔ آپ کو اللہ کے راستہ میں ستایا بھی گیا۔ آپ نے جہاد بھی کیے اور آپ کو شہادت سے بھی بلند تر درجہ یعنی مقام صدیقیت بھی عطا ہوا۔ اس لیے آپ قطعی جنتی ہیں۔

سترھویں آیت

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ
اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (سورۃ توبہ — ع ۱۳)

ترجمہ :- اور جو لوگ سبقت کرنے والے ہیں پہلے ہیں مہاجرین میں سے اور انصار میں اور جو ان کے پیروکار ہوئے نیکی کے ساتھ۔ اللہ ان سے راضی ہوا وہ اللہ سے راضی ہوئے اور تیار کیے اللہ نے ان کے لیے باغ، رہیں گے ان میں ہمیشہ ہمیشہ، یہی ہے بڑی کامیابی۔

فائدہ - اس آیت میں مہاجرین اولین، انصار اور ان کے متبعین کے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں خلفائے ثلاثہؓ بلکہ خلفائے اربعہؓ سارے کے سارے مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ یہ سب اللہ سے راضی ہیں اور اللہ بھی ان سے راضی ہے اور یہ سب جنتی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ بھی ان ہی میں سے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کے ہر کام میں سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اس سبقت لے جانے کی وجہ سے سب سے افضل بھی ہیں وہ اللہ سے راضی ہیں اللہ ان سے راضی ہے اور ان کو جنت کی بشارت بھی مل چکی ہے۔

اٹھارویں آیت

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝
(سورہ حشر — ع ۱)

ترجمہ :- یہ مال نے ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے مالوں سے جدا کیے گئے چاہتے ہیں بخشش اللہ کی طرف سے اور اس کی رضامندی۔ اور مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی، یہی لوگ ہیں سچے۔

فائدہ :- اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ مالِ فے میں مہاجرین کا حق ہے۔ پھر مہاجرین کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت ابوبکرؓ مہاجرین میں سے ہیں۔ بلکہ جس درجہ کی ہجرت حضرت ابوبکرؓ کو نصیب ہوئی اور کسی کو بھی نصیب نہ ہوئی کہ آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہجرت کی اس لیے مہاجرین کے جو اوصاف اس آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں وہ سب حضرت ابوبکرؓ میں موجود ہیں۔ آپ کو گھر سے نکالا بھی گیا، مال بھی چھوڑنا پڑا، آپ کا ہر کام اللہ کی بخشش اور رضامندی کی تلاش کیلئے ہوتا تھا۔ اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کرنے والے تھے اور سچے تھے۔ صادق ہی نہیں، بلکہ صدیق تھے، بلکہ سب صدیقوں کے سردار تھے۔

انیسویں آیت

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ
فَتْحًا قَرِیْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝ (سورہ فتح — ع ۳)

ترجمہ :- البتہ تحقیق اللہ راضی ہوا مومنوں سے جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس معلوم کیا جو ان کے دلوں میں تھا۔ پھر اتارا ان پر اطمینان اور انعام دیا ان کو ایک فتح نزدیک، اور بہت سی غنیمتیں جن کو وہ لیں گے۔ اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔

فائدہ - اس آیت میں بیعت رضوان کا ذکر ہے اور جو مسلمان اس بیعت میں شامل ہوئے ان کے لیے اللہ کی طرف سے راضی ہونے کا اعلان ہے اور اس رضا کے اظہار کے بعد چند انعامات کا اعلان ہے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی بیعت رضوان میں شامل تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ سے راضی ہیں آپ کے دل کی پاکی و صفائی کی گواہی قرآن نے دی ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ نے سکینہ نازل فرمایا۔ اور حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کو بے شمار فتوحات حاصل ہوئیں اور بیش قیمت مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔

بیسویں آیت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۝ سِیْمَاهُمْ فِیْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۝ ذٰلِكَ
مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَــهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ
الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ

(باقی صفحہ ۸ پر)

مدحت خیر الانام

صلی اللہ علیہ وسلم

ظہیر صدیقی

بالیقیں ہوگی اسی پر آتشِ دوزخ حرام
دم نکلتے وقت ہو جس کے لبوں پر تیرا نام

میری ہستی ہے اگرچہ نامراد و تشنہ کام
فخر ہے مجھ کو کہ ہوں تیرے غلاموں کا غلام

کس کو نبیوں میں ملا ہے یہ شرف تیرے سوا
جا کے جو عرشِ بریں پر ہو خدا سے ہم کلام

آج مسجودِ خلائق ہے وہ کعبے کی زمیں
چھُو کے قدموں کو تیرے جو بن گئی گردوں مقام

زندگی ہو ختم تیرے آستانِ پاک پر
تیرے روضے پر بسر ہوں کاش میرے صبح و شام

عاصیوں کا ہے سہارا روزِ محشر جس کی ذات
اس رسولِ ہاشمی پر صد درُود و صد سلام

ان کی ٹھوکر میں ہیں شاہانِ جہاں کے تاج و تخت
ہیں حریفِ قیصر و کسریٰ ترے ادنیٰ غلام

ہیں گدا و شاہ دونوں تیرے ممنونِ کرم
نہ ہوگا تیرے دَر پر امتیازِ خاص و عام

کون جانے کب صبا لائے گی میرے واسطے
لذّتِ دیدار سے معمور ساعت کا پیام

بس چلے تو تیرے دَر پر جاؤں میں آنکھوں کے بل
ہو اگر یارا تو بخشوں اپنی ہستی کو دوام

میری امیدوں کو حاصل ہے اُسی کا آسرا
ہے لقب جس کا شفیع المذنبیں خیر الانام

لے چلے کوئی مجھے بھی اس دیارِ پاک میں
جس کو کہتا ہے جہاں بیت السکوں دارالسلام

انفس و آفاق میں جلوہ بداماں ہے تُو ہی
حال و مستقبل کی ہے تیرے ہی ہاتھوں میں زمام

ہے ترے لطف و کرم پر ہی مدارِ کششِ جہات
تیری رحمت ہی پہ ہے موقوف ہستی کا قیام

فخر ذریتِ ادب کو کیوں نہ ہو مجھ پہ ظہیر
میرا معیارِ سخن ہے مدحت خیر الانام

کتابت کی غلطی کی اصلاح

خدام الدین گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید میں غور و فکر کی اہمیت کے عنوان سے مولانا مجاہد الحسینی کی نشریاتی تقریر میں ایک آیت کریمہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ کے آگے لِلذِّكْرِ رہ گیا ہے پوری آیت کی تصحیح کر لی جائے۔ (ادارہ)

بقیہ: صدیق اکبرؓ

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۔ (سورۃ فتح ـ ع ۴)

ترجمہ:- محمد رسول ہے اللہ کا۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر، نرم دل ہیں آپس میں، دیکھے گا تو ان کو رکوع میں، سجدہ میں ڈھونڈتے ہیں، اللہ کا فضل اور اس کی خوشی، نشان ہیں ان کے منہ پر سجدہ کے اثر سے، یہ شان ہے ان کی توراۃ میں اور مثال ان کی انجیل میں جیسے کھیتی کہ نکالا اس نے پٹھا، پھر اس کی کمر مضبوط کی، پھر موٹا ہوا، پھر کھڑا ہو گیا اپنی ڈنڈی پر، خوش کرتا ہے کھیتی والوں کو تاکہ غصہ دلائے اس (مثال) کے ذریعے کافروں کو۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے جو یقین لائے ہیں اور کیے ہیں بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب کا۔

فائدہ:- اس آیت میں ان مسلمانوں کی شان بیان فرمائی گئی ہے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہوئی ہے یعنی حضور اقدس ؐ کے اصحاب۔ حضور کے صحابہ میں سب سے زیادہ جسے معیتِ رسول نصیب ہوئی وہ حضرت صدیقؓ ہیں کہ جن کو ہجرت میں بھی معیت رسول حاصل ہوئی۔ اور غار میں بھی، صلح میں بھی اور جہاد میں بھی، حتیٰ کہ مزار میں ان کو معیت رسول نصیب ہوئی اس لیے اس آیت میں اصحابِ رسول کی جو شان بیان کی گئی ہے وہ بطریقِ اولیٰ حضرت ابوبکرؓ صدیق کی شان میں ثابت ہے۔

محمد عارف کی والدہ کا انتقال

تمام دینی حلقوں میں یہ خبر نہایت صدمے کے ساتھ سنی جائے گی کہ الحاج محمد اسلم مرحوم (سلطان فونڈری والے) کی اہلیہ اور جناب محمد عارف و محمد داؤد صاحبان ماڈل ٹاؤن لاہور کی والدہ ۷ ستمبر کی رات عشا کی نماز کے بعد اچانک وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، پارسا اور پاکیزہ خیالات و عقاید کی نیک خاتون تھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ (ادارہ)

الحاج حافظ عزیز الرحمن لائل پوری کا انتقال

حلقہ قارئین میں یہ خبر نہایت صدمے کے ساتھ سنی جائے گی کہ چترال ہاؤس کچہری بازار اور دفتر معلومات حج متصل جامع مسجد کے انچارج الحاج حافظ عزیز الرحمان صاحب چند روز بیمار رہ کر حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ حافظ عزیز الرحمان پرہیزگار، مرنجاں مرنج اور پابند صلوٰۃ و صوم تھے دینی حلقوں میں ان کی شخصیت کا بے حد احترام تھا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا کرے اور پسماندگان کو صبر و استقامت کی توفیق بخشے۔ آمین

(ادارہ)

مولانا جمیل احمد میواتی

حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ مہاجر مکی و مدنی رح

آپ کی زندگی کے چند حالات و واقعات

شیخ التفسیر نور المشائخ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نور اللہ مرقدہ کو خدائے پاک نے تین صاحبزادے عطا فرمائے۔ تینوں کے تینوں اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ کے مجاز، صحبت یافتہ و عالم باعمل ہیں۔ جن میں سب سے پہلے حضرت مولانا حافظ حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے عالم میں ہی واصل بحق ہوئے۔ آپ فارغ التحصیل اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے مجاز و صحبت یافتہ تھے۔ کثرت سے ذکر اللہ و تلاوت میں مشغول رہنے والے تھے۔ خلوت نشینی بہت راس آئی تھی۔ لوگوں سے بہت ہم کم ملتے تھے۔ صرف پنجگانہ نماز میں امام کے پیچھے بیٹھے نظر آتے، پھر فراغت پر جلد گھر جاتے دکھائی دیتے۔ طبیعت پر جلال غالب تھا۔ عوام الناس کو بہت کم ہمت پڑتی تھی کہ بات چیت میں پہل کریں۔ کھدر پوش تھے، ہاتھ میں ایک ڈنڈا رکھتے تھے۔ نرینہ اولاد میں اپنے والد صاحب قدس اللہ سرہٗ سے سب سے پہلے ملنے والے آپ ہی تھے۔ حضرت نور اللہ مرقدہٗ سے میں نے خود سنا کہ میرے بیٹے حمید اللہ کو جہاد کا بہت شوق ہے۔ عام طور پر جب بڑے حضرت صاحب رح فجر کی نماز میں تشریف لاتے تو حضرت حافظ صاحب ہمراہ ہوتے۔ بدن فربہ، ریش مبارک سیاہ اور سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتے تھے۔ وسط رمضان شریف میں اسی تاریخ کو

جس تاریخ کو بڑے حضرت صاحب قدس اللہ سرہٗ کا وصال ہوا آپ نے وفات پائی۔ عین افطار کے وقت آپ کے منجھلے بھائی حضرت صاحبزادہ مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہم العالی جو سراپا خیر و برکت، اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا نمونہ ہیں، حضرت حافظ صاحب رح کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اپنے والد محترم اور حضرت اماں جی صاحبہ قدس اللہ سرہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ رحمهما الله رحمة واسعة ومغفرةً واسعة۔

ذیل کی سطور میں حضرت رح کے سب سے بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ نور اللہ مرقدہ کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ بعد میں آنے والے ان مقدس و پاکباز مقبولان بارگاہ ایزدی کا تذکرہ پڑھ کر ایمان تازہ کر سکیں اور اپنے آپ کو ان جیسا بنانے کی سعی بلیغ کریں تاکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا، جو ان جیسا بنے گا وہ بھی نوازا جائے۔ مقصد حیات رضائے الٰہی حاصل کرنا ہے اور بس! جس کے لیے اتباع شریعت لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی میں نے زیارت تو نہیں کی۔ البتہ ان کے دیکھنے والے اب بھی ہزاروں موجود ہیں۔ اس لیے شکل و شباہت کے متعلق میں کچھ آگاہی نہیں کر سکتا۔ البتہ بڑے حضرت صاحب قدس اللہ سرہٗ کی زبان سے بالخصوص اور حضرت صاحبزادہ جانشین برحق مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہم العالی سے جو کچھ ان کے بارے میں کلمات خیر سنے وہ یہاں درج کرتا ہوں۔ اس سے بڑی اور تاریخ ان کے بارے میں کیا ہو سکتی ہے۔

مولانا حبیب اللہ رح کی زندگی کے چند پہلو

حضرت شیخ التفسیر نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ "میرے بیٹے حبیب اللہ کو علم کا بہت شوق ہے۔ حدیث میں آپ حضرت شیخ الاسلام مولانا السید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ کے شاگرد رشید تھے۔ حضرت مولانا حبیب اللہ نور اللہ مرقدہٗ کی یہ بات بھی سنی کہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ کو کئی کئی ہفتے اس طرح گزر جاتے تھے کہ چارپائی پر لیٹ کر نیند پوری کر سکیں اس درجہ مشغولیت رہتی ہے کہ چلتے پھرتے نیند پوری کر لیتے تھے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ حضرت مدنی قدس اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا پوری فرما کر نیند کو میرے تابع کر دیا ہے۔ کہ میں چلتے چلتے نیند پوری کر لیتا ہوں۔ اپنے دورۂ حدیث کی کیفیت بیان فرماتے تھے کہ میرے زمانہ میں دورۂ حدیث میں ڈھائی ڈھائی سو طلبہ ہوتے تھے۔ اپنے والد صاحب کی طرح تینوں برادران حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ پر فدایانہ جذبہ رکھنے والے اور عشق کے درجہ کا تعلق رکھنے والے بندگان خدا ہیں۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

الشیخ حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ نور اللہ مرقدہٗ ربع صدی سے کچھ زائد عرصہ سے ایک خاص ارشاد کے تحت حرمین شریفین زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں مقیم تھے اور وہاں سے پاکستان کسی بڑے سے بڑے حادثہ پر بھی نہ آنے میں ایک خاص بھید مضمر تھا جس کو جاننے والے جانتے ہیں۔

سنا ہے آپ ایک وقت عربی میں اور ایک وقت اردو میں قرآن پاک کا درس حرم شریف میں دیا کرتے تھے اور تادم آخر اس کو نبھایا۔ استقامت اللہ تعالیٰ کی بڑی دین ہے یہ دولت صرف مقبولان ہی کو نصیب ہوتی ہے۔

حضرت لاہوری رح سے ایک مرتبہ سنا ہے کہ وہاں ہر کوئی شخص درس نہیں دے سکتا بلکہ حکومت باقاعدہ امتحان لیتی ہے اور اپنے معیار پر پرکھتی ہے۔ اس کے بعد ان کو اجازت ہوتی ہے۔ "میرا بیٹا حبیب اللہ اس میں پاس ہوا اور حکومت نے اجازت مرحمت فرمائی"۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ میرے بیٹے حبیب اللہ نے کبھی دینی خدمت پر کوئی تنخواہ یا دیگر معاوضہ نہیں لیا۔ اس کے دیگر ساتھی باقاعدہ مشاہرہ وصول کرتے تھے۔ پھر بھی وہ بیچارے مقروض رہتے تھے اور میرا بیٹا باوجودیکہ تنخواہ وغیرہ نہیں لیتا تھا اور فراخ دلی سے خرچ کرتا تھا۔ کبھی تنگی معاش میں مبتلا نہیں ہوا۔ بوریاں بھر بھر کر دانا گنبد خضریٰ روضہ اطہر پر بیٹھنے والے کبوتروں کو ڈالا کرتا تھا۔ علمی شوق کی بنا پر کتابوں کا کافی ذخیرہ بھی ان کے پاس موجود تھا۔

نیز ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جب بھی میں اس کی والدہ کو ساتھ لے کر حج کے لیے وہاں حاضر ہوتا، میرا بیٹا میری مہمانی پر خوب خرچ کرتا تھا۔ مجھے خیال بھی ہوتا کہ اس کا اس قدر خرچ ہو رہا ہے لیکن وہ کمی اور تنگی معاش میں مبتلا ہونے کا خطرہ محسوس تک نہ کرتا تھا۔

حکومت کی طرف سے اس کو ایک مرتبہ تنخواہ نہ لینے پر تنبیہ بھی ہوئی لیکن اس نے صاف کہہ دیا کہ میرے ابا جان نے منع فرمایا ہے کہ خدمت دین کے عوض قطعاً نہ لینا جس کا دین ہے وہ خود اپنے بندوں کی کفالت کرے گا"۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو حضرت لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کے مرید و خواص و متعلقین ہونے کا دم بھرتے ہیں اور چندہ وصول کرتے ہیں، ذرا بھی ہچکچاہٹ تک محسوس نہیں کرتے"۔ ماشاء اللہ ان کے جانشین حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہم العالی صحیح معنی میں ان کے خلف الرشید ہیں جو اپنے بڑے باپ کی طرح مخلوق سے مستغنی ہیں۔

اب سے چند ماہ قبل حضرت مولانا الشیخ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے برادر خورد حضرت مولانا عبید اللہ انور کو بلایا کہ معلوم نہیں زندگی کتنی ہے نا معلوم موت کب آجائے آکر مل جاؤ۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور مع اہل و عیال کے وہاں حاضر ہوئے کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ واپسی پر سب بچوں کو خوب خوب پیار کیا۔ یہ حضرت

مرحوم کی آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

احباب سے تعلق خاطر

سنا ہے یہاں سے جانے والے حجاج کرام سے حضرت مولانا اپنے دیرینہ دوستوں کے حالات پوچھا کرتے تھے اور بچپن کے مخصوص ناموں سے ان کے حالات دریافت فرماتے۔ بالخصوص بابا قائم دین مرحوم کے ساتھ حضرت کو تعلق تھا۔ جب بابا قائم دین حج کو گئے تو واپسی پر ان کو عربی لباس بنا کر دیا۔ اور فرمایا کہ اسٹیشن سے مسجد تک اسی کو پہن کر جانا۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ "میرے بیٹے حبیب اللہ نے اپنا وہ قرآن مجید منگایا ہے جس سے وہ حفظ کرتا تھا"۔ اصول ہے کہ جس نسخہ قرآن مجید میں حفظ کیا جائے اس میں دوبارہ دَور کرنے اور بھول لینے پر غلطی تلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت رحؒ نے فرمایا میں اپنے بیٹے کے لیے یہاں سے جوتی اور کپڑے بھی بھیجتا رہتا ہوں۔ جس دکان پر حضرت کا جوتا تیار ہوتا تھا میں اس موچی سے ملا ہوں وہ بھی حضرت مولانا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں کے قیام کے دَوران ملاقاتوں کا ذکر کرتا رہتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت لاہوریؒ نے ارشاد فرمایا۔ مولوی انورؔ کی والدہ بیماری کے سبب چارپائی پر لیٹی رہتی ہیں۔ ضعف کے سبب اٹھنا بھی دشوار ہوتا ہے مگر جب کبھی میرے بیٹے حبیب اللہ کا مدینہ پاک سے خط آتا ہے تو اٹھ کر خود بخود بیٹھ جاتی ہیں اور خود خط پڑھتی ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت اماں جی مرحومہ کی علالت کے پیش نظر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مرحوم سے عرض کیا گیا کہ آپ پاکستان تشریف لے چلیں۔ حضرتؒ کی وفات پر تو آپ حاضر نہیں ہو سکے۔ اب اماں جی صاحبہ کی طبیعت خراب رہتی ہے۔ عرض کیا انشاء اللہ تعالےٰ جنّت میں سب سے ملاقات ہو گی"۔

ماشاء اللہ کیسا ایمان اور یقین تھا۔ عشقِ الٰہی تھا اور کیسا دیارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی تعلق تھا کہ سب کچھ قربان کر دیا اور غریب الدیار ہو کر وہیں کے ہو رہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی پاک قبر کو نور سے بھرے ان کے درجات میں بیش از بیش ترقیات مرحمت فرمائیں۔

خلوت پسندی

اوّل تو طبیعت مبارک شروع ہی سے بہت خلوت پسند تھی۔ آخر میں آ کر تو بہت ہی تنہائی اختیار کر لی تھی۔ یہ ہی وجہ تھی کہ آپ یہاں سے جانے والے حضرات سے بھی زیادہ دیر ملاقات جاری نہیں رکھتے تھے۔ سنا ہے کہ اتنی کثرت سے ذکر و تلاوت میں مشغول رہتے تھے کہ عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں وہ اپنے سے وابستہ رکھیں اور جتنا چاہیں مشغول رکھیں۔ یہ عند اللہ قبولیت کی نشانی ہے ورنہ وہ بھی ہیں جن کو پنجگانہ نماز کے لیے مسجد میں جانا نصیب نہیں یہ بے نصیب نہیں تو اور کیا ہیں؟

ہم دُور افتادہ لوگوں کے لیے تو خدام الدین کا وہ پرچہ جس میں حضرت مولانا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب گرامی شائع ہوتا تھا خصوصی نمبر معلوم ہوتا تھا۔ بار بار پڑھنے پر بھی اس گرامی نامہ کو پڑھنے کو جی چاہتا تھا۔

حضرت مولانا صاحبزادہ عبید اللہ انور مدظلہ جو شرم و حیا کے پُتلے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ بھائی جان نے ابھی تک تو کسی کو اپنی طرف سے سلسلہ کی اجازت نہیں دی ہے اور اندازہ ایسا ہوتا ہے کہ عمر بھر کسی کو اجازت نہ دیں۔ ایک مکتوب گرامی میں بھی اس طرف اشارہ تھا کہ میں نے کسی کو اجازت نہیں دی اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جن کو اپنی حیات مبارک میں اجازت نہیں دی اب کون ہے جو کسی کو اس فہرست میں شامل کر سکتا ہے اب قیامت تک نہ اس فہرست میں اضافہ ہو سکتا ہے نہ ازالہ کی کوئی صورت پیدا ہو گی اپنی طرف سے اپنے سے منسوب کر کے کوئی بڑے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کسی خادم یا مرید کو اجازت ملنا یہ اور بات ہے لیکن وہ اس طرح بڑے حضرتؒ کا خلیفہ تو نہیں بن سکتا۔

حضرت نوّر اللہ مرقدہٗ سے میں نے ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ میرا بیٹا حبیب اللہ میرا اتنا ادب کرتا ہے کہ کبھی میری طرف پیٹھ کر کے نہیں چلا۔ اس نے مجھے ہمیشہ خوش رکھا۔ میں بھی اس کے لیے دل سے یہاں بیٹھا دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہر بلا و مصیبت و آزمائش و ابتلا سے محفوظ رکھے۔

★

علماءِ حق کی صاف گوئی اور جرأت

مرسلہ: عبدالرحمٰن لودھیانوی، شیخوپورہ

تاریخ شاہد ہے کہ علمائے حق نے شخصی اقتدار کی جبروتی و قہاری کے روبرو بھی کبھی سر نہیں جھکایا۔ اور سر کی بازی لگا کر بھی بڑے سے بڑے قاہر و جابر حکمران کے رُوبرو حق بات کہہ دی۔ بلکہ اُسے خدا کے خوف اور آخرت کے عذاب سے ڈرایا اور صراطِ مستقیم اختیار کرنے کی دعوت دی۔ بندگان خدا کا یہ قدسی گروہ ہر دَور میں پیدا ہوتا رہا۔ اور شخصی اقتدار سے ٹکراتا رہا۔ ان کی حق گوئی، ان کی جرأت و بے باکی، اس دَورِ زوال کے علماء کے لیے آج بھی مشعلِ راہِ ہدایت ہے۔ ان بندگانِ حق آگاہ نے بڑے سے بڑا خطرہ مول لے کر بھی اسلام کی روح کو فنا نہیں ہونے دیا۔ کوئی سزا، کوئی دنیاوی عزت اور لالچ انہیں جادۂ حق و صداقت سے ڈگمگا نہیں سکا۔

علماءِ حق کی ان قربانیوں کا اثر ہے کہ اس دَورِ انحطاط میں بھی علمائے سوء کے مقابلہ میں علماءِ حق کا ایک مختصر گروہ مسلمانوں کو بدعات سے باز رکھنے اور اسلام کی صحیح تعلیمات پر چلنے کی دعوت دینے میں مصروف ہے۔

تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے ایسے بےشمار واقعات منظرِ عام پر لائے جا سکتے ہیں کہ جب علماءِ حق نے دار و رسن، قید و بند اور دیگر سزاؤں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تاریخ اسلام کے بڑے بڑے باجبروت اور قاہر و جابر حکمرانوں کو ان کے رُوبرو کھڑے ہو کر انہیں غیر اسلامی افعال و اعمال پر نہ صرف ٹوکا بلکہ ان کی زوردار الفاظ میں مذمت کی۔

عمر بن ہبیرہ اور خواجہ حسن بصریؒ

خلیفۂ دمشق یزید بن عبدالملک نے عمر بن ہبیرہ کو عراق و خراسان کا والی مقرر کر کے بھیجا عمر بن ہبیرہ بڑا سفاک اور سخت گیر حکمران تھا۔ وہ جب عراق آیا تو اس نے اپنے دربار میں خواجہ حسن بصریؒ، امام ابن سیرینؒ اور امام شعبیؒ کو طلب کیا اور ان کے سامنے یہ تقریر کی۔ یزید ابن عبدالملک کو خداوند تعالےٰ نے اپنے بندوں پر خلیفہ مقرر کیا ہے اور ان سے ان کی اطاعت کا عہد لیا ہے اور ہم ملازموں سے اس کے احکام سننے اور بجالانے کا۔ اور مجھ کو جو عہدۂ خلافت کی طرف سے عطا ہوا ہے وہ آپ سب کو معلوم ہے خلیفہ کی جانب سے مجھے جو حکم ملتا ہے تو میں اس کی بے تامل تعمیل کرتا ہوں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

خواجہ حسن بصریؒ نے اس سیاسی گفتگو کا جواب جن صاف اور سچے الفاظ میں دیا وہ قابلِ شنید

ہیں۔ آپ نے عمر بن ہبیرہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے ابن ہبیرہ! یزید کے معاملہ میں خدا تعالےٰ سے ڈر اور اللہ تعالےٰ کے معاملہ میں یزید کا خوف مت کر۔ خدا تعالےٰ تجھ سے یزید کو دور رکھے گا۔ مگر یزید اس احکم الحاکمین کے قہر کو نہیں روک سکے گا وہ وقت دور نہیں کہ خداوند عالم تیرے پاس اپنا ایک فرشتہ بھیجے گا جو تجھ کو شاندار تخت اور وسیع محل سے علیحدہ کرکے تنگ و تاریک قبر میں پہنچا دے گا۔ وہاں سوائے اعمال کے کوئی تجھ کو نجات نہیں دلا سکے گا۔

اے ہبیرہ! اگر تُو خدا کا گناہ کرے گا تو خوب سمجھ لے کہ خلیفہ کو اس نے اپنے دین اور اپنے بندوں کا محافظ مقرر کیا ہے ———

پس خدا کے دین کے خلاف اس کے مقرر کیے ہوئے حاکم کی وجہ سے جسارت مت کر۔ کیونکہ خالق اکبر کے معاملہ میں مخلوق کا حکم ماننا کسی طرح بھی جائز اور روا نہیں۔"

یزید ابن ہبیرہ اور امام اعظمؒ

اسی یزید ابن ہبیرہ نے ایک دفعہ امام اعظمؒ کو طلب کیا اور انہیں عہدۂ قضا قبول کرنے کے لیے کہا۔ امام اعظمؒ یہ بوجھ اپنے ذمہ لینا نہیں چاہتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے انکار کر دیا ابن ہبیرہ اس پر بگڑ گیا اور حکم دیا کہ آپ کو گیارہ روز تک روزانہ دس دُرّوں کی سزا دی جائے۔ چنانچہ امام اعظمؒ نے اس سزا کو بخوشی منظور کر لیا لیکن یزید ابن عبدالملک کی حکومت میں قاضی بننا منظور نہ کیا۔

خلیفہ منصور اور امام اعظمؒ

اسی عہدۂ قضا کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے مقدر میں ابھی اور سختی لکھی تھی۔ چنانچہ جب منصور بغداد کا خلیفہ ہوا تو اس کی نظر بھی اس منصب کے لیے امام ممدوح ہی پر پڑی چنانچہ انہیں کوفہ سے طلب کیا گیا اور عہدہ قضا پیش کیا گیا۔ لیکن امامؒ نے اس دفعہ بھی سختی سے اس شاہی پیش کش کو رد کر دیا۔ منصور نے قسم کھا کر کہا کہ مَیں تمہیں ضرور قاضی مقرر کروں گا۔ امام اعظمؒ نے جواباً بالقسم فرمایا۔ کہ مَیں اس عہدہ کو منظور نہیں کروں گا۔

خلیفہ نے دوبارہ قسم کھائی۔ انہوں نے مکرر حلفاً انکار کیا اور اپنے انکار کی یہ وجہ بیان کی کہ مَیں اپنے آپ کو اس منصب کے قابل نہیں سمجھتا۔ حاجب ابن ربیعہ نے (جو دربار میں حاضر تھا) خلیفہ کی چاپلوسی کرتے ہوئے امام اعظمؒ سے کہا کہ امیرالمومنین قسم کھا چکے ہیں پھر بھی تم انکار کیے جا رہے ہو؟ امام اعظمؒ نے ابن ربیعہ کو سختی سے جھاڑ دیا اور فرمایا۔ "خلیفہ کے لیے کفارہ ادا کر دینا بہ نسبت میرے زیادہ آسان ہے۔"

خلیفہ جب امام اعظمؒ کو کسی صورت میں بھی عہدۂ قضا قبول کرنے میں آمادہ نہ کر سکا تو اس نے مشتعل ہو کر امام اعظمؒ کو قید خانہ میں بھیج دیا۔ اور آپ کی وفات بحالتِ اسیری سنہ ۱۵۰ھ میں قید خانہ ہی میں ہوئی۔

والئے مصر اور امام یزید ابن حبیبؒ

امام یزید ابن حبیب تابعی ایک دفعہ صاحب فراش تھے۔ ابن سہیل والیٔ مصران کی عیادت کو آیا۔ اثنائے گفتگو میں اس نے پوچھا کہ جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

امام صاحب نے یہ سن کر منہ پھیر لیا اور اس کے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ جب امیر نے چلنے کا قصد کیا تو اس کو غور سے دیکھا اور فرمایا۔

"تو روزانہ خدا کے بندوں کا خون پیتا ہے اور مچھر کے خون کا فتوےٰ پوچھنے کے لیے آیا ہے ابن سہیل اپنا سا منہ لے کر چل دیا۔

ہشام ابن عبدالملک اور امام اعمش کوفی

خلیفہ ہشام ابن عبدالملک نے اپنا ایک معتمد خصوصی امام اعمش کوفی کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ ان سے حضرت عثمانؓ کی خوبیاں اور حضرت علیؓ کی برائیاں لکھوا لائے۔ جب اس شخص نے خلیفہ کا پیغام امام اعمش کوفی کو دیا۔ تو انہوں نے اسے پڑھ کر ایک بکری کے منہ میں دے دیا۔ بکری اسے چبا چکی تو خلیفہ کے ایلچی سے فرمانے لگے۔ "اپنے آقا سے کہہ دینا کہ اس کے پروانے کا یہی جواب تھا"— لیکن قاصد کو حکم تھا کہ تحریری جواب لے کر آنا لہٰذا اس نے منت کی۔ جو کچھ جواب ہو لکھ دیجئے۔ چنانچہ اس کے اصرار سے تنگ آکر آپ نے حسب ذیل جواب لکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد، فیہا امیرالمومنین۔ لو کانَ بعثمانؓ مناقب اھل الارض ما نفعَکَ۔ لَوْ کانت لِعلی رضی اللہ عنہ ساوی اھل الارض فاخرتلک فعلیکَ بخویصہ نفسک۔ والسلام۔

خلیفہ ابوجعفر منصور اور ابن طاؤس

ایک دفعہ خلیفہ ابوجعفر منصور نے امام عبداللہ بن طاؤس کو اپنے دربار میں طلب کیا اور اس سے فرمائش کی کہ اپنے والد سے کوئی حدیث روایت کرو۔ اس فرمائش سے ابن طاؤس کے ہاتھ میں موقعہ آگیا کہ وہ بھرے دربار میں خلیفہ کو اس کی بداعتدالیوں اور سخت گیریوں پر متنبہ کرے۔ چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل حدیث روایت کی۔

حدثنا ان اللہ اشدالناس عذاباً یوم القیامۃ رجلٌ اَشرکہُ اللہُ تعالیٰ فی سلطانِہٖ فَاَدْخل علیہ الجور

ترجمہ: میرے والد نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑھ کر عذاب اس کو ہوگا جس کو خدا تعالےٰ اپنی حکومت میں شریک کرے اور پھر وہ ظالمانہ حکومت کرے۔

منصور سے قہار فرمانروا کے سامنے یہ جرأت؟ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن طاؤس کے قتل کا پورا یقین ہو گیا اور مَیں نے اپنے دامن کو سمیٹ لیا۔ مبادا ان کے خون کے چھینٹے میرے کپڑوں پر پڑیں۔

خلیفہ یہ حدیث سن کر دیر تک ساکت رہا۔ پھر نگاہ اٹھائی اور ایک اور سوال کیا۔ ابن طاؤس نے جن کے دل پر خلیفہ کی بشریت کا رعب قطعاً طاری نہیں ہُوا تھا۔ اس سوال کا جواب بھی پوری آزادی اور بے باکی سے دیا۔ خلیفہ نے ابنِ طاؤس کی بے باکی اور جرأت سے تنگ آکر کہا "قُوْمَا عَنِّیْ" میرے پاس سے دونو اٹھ جاؤ۔ ابن طاؤس نے فوراً جواب دیا۔ "ذالکَ مَاکُنَّا نَبْغِیْ"۔ یہی تو ہماری عین مراد ہے اور یہ کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اس روز سے مَیں ابنِ طاؤس کے فضل کو مان گیا۔

امام مالکؒ اور حکومت

فقہ کے چار امام جن کی امامت آج تک چار دانگِ عالم میں مسلّم ہے اور کروڑوں نفوسِ انسانی پر ان کی روحانی سلطنت صدہا برس سے قائم ہے۔ ان میں سے امام ابوحنیفہؒ کا حال آپ سُن چکے۔ اب امام مالکؒ کی حق گوئی و بے باکی کا ایک واقعہ بھی سن لیجئے۔ ایک مسئلہ میں حق اور حکومت کا مقابلہ تھا۔ جب اس کے متعلق امام مالکؒ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے مذمت کی اور حق کا ساتھ دیا۔ جس پر حاکمِ وقت نے آپ کو ستّر دُرّوں کی سزا دی۔

خلیفہ مامون رشید اور امام احمد بن حنبلؒ

خلیفہ مامون رشید اور امام احمد بن حنبلؒ میں عقائد کے ایک مسئلہ کے سلسلہ میں شدید اختلاف

واقع ہو گیا۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل رح نے بھرے دربار میں مامون رشید کو ٹوکا اور عقائد کے معاملہ میں اس کی بے راہروی کی مذمت کی جس پر خلیفہ نے آپ کو دُرّوں کی سزا دی۔

خلیفہ منصور اور ابنِ سلیمان

خلیفہ منصور دربار میں بیٹھا تھا کہ خلیفہ کے چہرہ پر ایک مکھی بیٹھ گئی۔ خلیفہ نے اسے اڑا دیا۔ لیکن مکھی حسب عادت پھر خلیفہ کے چہرے پر آکر بیٹھ گئی۔ خلیفہ نے پھر اڑا دی۔ غرضیکہ کئی دفعہ ایسا ہی ہوا۔ آخر خلیفہ نے جھلا کر ابن سلیمان مفسر قرآن سے دریافت کیا کہ مکھی پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی۔ اس عالم ربانی نے فوراً جواب دیا۔ اللہ تعالےٰ نے مکھی کو متکبّروں کا غرور توڑنے کے لیے پیدا کیا ہے۔

ہارون رشید اور امام مالک رح

ایک دفعہ ہارون رشید ور شاہزادے امام مالک رح کے ہاں گئے۔ خلیفہ نے امام مالک رح سے حدیث سنانے کی فرمائش کی۔ امام ممدوح نے فرمایا کہ میں نے عرصہ سے طریقۂ قرأت ترک کر دیا ہے۔ اب اور لوگ حدیث مجھ کو سناتے ہیں اور مَیں سنتا ہوں۔ ہارون رشید نے کہا کہ بہتر ہے میں ہی سناؤں گا۔ مگر پہلے عام آدمیوں کو اپنی مجلس سے باہر نکال دیں۔ امام مالک رح نے جواب دیا کہ اگر خاص کی خاطر سے عوام محروم کیے جائیں گے تو خواص کو بھی نفع نہیں پہنچ سکتا۔ یہ فرما کر اپنے ایک شاگرد ابن عیسیٰ کو حکم دیا کہ سبق شروع کریں۔ چنانچہ ابنِ عیسیٰ نے فوراً سبق شروع کر دیا اور خلیفہ کو خاموش رہنا پڑا۔

خلیفہ متوکل اور ابن السکیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابن السکیت مصنف "اصلاح المنطق" خلیفہ متوکل کی خدمت میں حاضر تھے کہ خلافت کے تختِ جگر معتمد اور مؤید نمودار ہوئے۔ متوکل نے ابن السکیت سے پوچھا کہ یعقوب! تم کو کون زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔ میرے دونو بیٹے یا حسنین رض؟

ابن السکیت نے جواب دیا کہ واللہ حضرت علی رض کا خادم قنبر تم اور تمہارے دونوں بیٹوں سے کہیں بہتر ہے۔ کیا اس تصریح کی بھی کوئی ضرورت تھی۔ خلیفہ یہ سن کر جل بھن گیا اور جس زبان سے یہ الفاظ نکلے خلیفہ کے حکم سے باہر نکال لی گئی اور زبان کے ساتھ ہی ابن السکیت کی روح بھی قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

کرنل قذافی کی زندگی میں کوئی جنسی اور سماجی سکنڈل نہیں

لیبیا دنیا کا امیر ترین ملک ہے لیکن صدر قذافی نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں

میاں محمد شفیع (م۔ش۔)

لیبیا کے کرنل قذافی اسلام کے وہ مردِ موعود ہیں جن کے متعلق ایک مرتبہ علامہ اقبال رح نے فرمایا تھا کہ غیر متوقع حلقے سے اُبھرے گا۔

انگریزی اور امریکی اخبارات کے کرنل قذافی کے خلاف بے حد و حساب جذبہ عناد کے باوجود ایک بات چھن چھن کر ان کے کالموں سے واضح نظر آ رہی ہے، یہ ہے کہ لیبیا کے صدر کرنل قذافی ایک باعمل مردِ مسلمان ہیں "سنڈے آبزرور" نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں مصر لیبیا میں مجوزہ ادغام پر تبصرہ کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ کرنل قذافی اس قدر باعمل مسلمان ہیں کہ ان کی زندگی درحقیقت قرآنی تعلیمات کا نمونہ ہے۔ ان کی میز پر ہر وقت قرآن عظیم موجود رہتا ہے اور کرنل قذافی ہر معاملہ میں قرآن عظیم کی آیات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ کرنل کیپیٹلزم اور کمیونزم کے یکساں خلاف ہیں۔ انہوں نے اپنے ملک میں سود کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن جس حد تک اور مشروط طور پر اسلام نجی ملکیت کی اجازت دیتا ہے صرف اسی حد تک اور اپنی شرائط کے تحت انہوں نے نجی املاک کی اجازت دے رکھی ہے۔ کرنل قذافی عالم اسلام کو جہاں ایک طرف کمیونزم کے ناپاک اثرات سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں وہاں دوسری طرف وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو سرمایہ داری کے چنگل سے نجات دلانے کے لیے مضطرب ہیں۔ کرنل قذافی شعائرِ اسلامی کی سختی سے پابندی کرتے ہیں وہ اپنے ماتحتوں سے بھائیوں کی طرح سلوک کرتے ہیں۔ لیکن وہ بدنظمی اور بدتمیزی کو سختی سے کچل دینے کے حق میں ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ کرنل قذافی حضرت عمر رض کی طرح انتہائی سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کا ملک دنیا کا امیر ترین ملک ہے (فی کس سالانہ آمدنی کے لحاظ سے لیبیا واقعی دنیا کا امیر ترین ملک ہے) لیکن کرنل قذافی نے ایک معمولی سے مکان کو اپنا دفتر بنایا ہے اور ان کی نجی اور سرکاری زندگی سادگی کا نمونہ ہے۔

کرنل کی زندگی میں کوئی جنسی اور سماجی سکنڈل نہیں۔ انہوں نے کبھی شراب کو منہ نہیں لگایا۔ لیبیا میں نائٹ کلب ختم کر دیے گئے ہیں تمام افسر اور ماتحت باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں۔

اگرچہ لیبیا کی آبادی بیس لاکھ سے زائد نہیں اور لیبیا کی تیل سے آمدنی دو سو کروڑ ڈالر سالانہ سے زائد ہے۔ اس کے باوجود کرنل قذافی نے مصر سے جس کی آبادی ساڑھے تین کروڑ ہے اور جس کی قومی آمدنی لیبیا کے مقابلے میں بہت کم ہے ادغام کی تجویز پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسلام اور عربوں کے اجتماعی مفاد پر مخصوص مفادات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

کرنل قذافی کا دل دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے خواہ وہ کہیں ہوں یکساں دھڑکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک مسلمان کے خون کی قیمت دنیا کے تمام خزانوں سے زیادہ ہے۔

بقیہ: اتحاد اور اتفاق

کہ اپنے ہاتھوں کو گناہ سے آلودہ کرنے پھر فوراً اس کے دل میں یہ خیال آجاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ لے چکے ہیں۔ اور وہ سوچنے لگتا اگر مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کیا تو سزا سے بچ نہ سکوں گا۔ اور اگر انکار کیا تو وعدہ خلافی کا موجب ہوں گا۔ اور اس کی سزا بھی بہرحال (جلد یا بدیر) مجھے مل کر رہے گی۔

آخر اس کی عادت سدھر گئی اور وہ وقت کے بہت بڑے اتقیاء اور صلحاء میں شمار ہونے لگا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں بھی جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

ہفتۂ آزادیٔ فلسطین

جرمن پولیس سے عرب فدائین کی خونریز جھڑپ دو جرمن افسر اور نو یہودی جہنم رسید

پانچ فدائی بھی شہید ہو گئے، اب جرمن مفادات تباہ کئے جائیں گے —— یاسر عرفات کا اعلان

امریکہ اور اسرائیل کے دوسرے ساتھیوں کی جانب سے فدائین کے خلاف کارروائی کی حمایت

اسرائیل نے انتقامی کارروائی شروع کر دی، مشرق وسطیٰ میں بھرپور جنگ چھڑنے کا اندیشہ

میونخ ۷ ستمبر۔ بدھ کے روز میونخ کے قریب ایک فوجی ہوائی اڈے پر مغربی جرمنی اور فلسطینی فدائین کے درمیان خونریز جھڑپ میں نو اسرائیلی یرغمال، پانچ فلسطینی فدائین، مغربی جرمنی کا ایک پائلٹ اور ایک پولیس افسر ہلاک اور ایک ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا۔ اس طرح منگل کے روز اولمپک گاؤں میں اسرائیلی کھلاڑیوں کو یرغمال بنانے کی صورت میں رونما ہونے والا واقعہ کل اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ اور اس کی وجہ حکومت مغربی جرمنی کی یہ وعدہ خلافی تھی کہ وہ فدائین کو یرغمال سمیت مغربی جرمنی سے باہر چلے جانے کی اجازت دے دیگی۔ مغربی جرمنی کے حکام عین وقت پر اپنے وعدے سے منحرف ہو گئے۔ اور فدائین کے قبضے سے یہودی کھلاڑیوں کو چھڑانے کی کوشش کی۔ جس پر فدائین اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ اور اس ہیلی کاپٹر کو دستی بم پھینک کر تباہ کر دیا۔ جس پر موجود نو اسرائیلی یرغمال پانچ فلسطینی فدائی ہیلی کاپٹر کا پائلٹ اور ایک پولیس افسر ہلاک ہو گیا۔

رائٹر کے مطابق اولمپک گاؤں میں فدائین کے نرغے میں آنے والے اسرائیلی کھلاڑیوں میں سے دس کی نعشیں آج تل ابیب میں پہنچا دی گئیں۔ جب کہ گیارہویں کھلاڑی ڈیوڈ برجر کی نعش اس کے آبائی وطن اوہائیو (امریکہ) بھیج دی گئی۔ تل ابیب میں ہلاک ہونے والے یہودی کھلاڑیوں کا سوگ قومی سطح پر منانے اور مقتولین کو سرکاری اعزاز کے ساتھ دفن کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اسرائیل کی اولمپک ٹیم کے باقی ماندہ کھلاڑی بھی آج میونخ سے تل ابیب واپس روانہ ہو گئے۔ میونخ کے ہوائی اڈے پر دوسروں کے علاوہ مغربی جرمنی کے وزیر خارجہ والٹر شیل نے واپس جانے والے اسرائیلیوں کو رخصت کیا۔ اس موقع پر ہوائی اڈے کی عمارت اور رن وے پر سخت ترین حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے اولمپک آرگنائزیشن کمیٹی کے نائب صدر ایچ دوگل بھی اسرائیلی کھلاڑیوں کے ہمراہ تل ابیب گئے ہیں۔

منگل کے روز صبح سویرے فلسطینی فدائیوں نے جن کی تعداد پندرہ بتائی گئی ہے۔ اولمپک گاؤں کی تیرھویں بلڈنگ پر حملہ کر کے تیرہ اسرائیلی کھلاڑیوں کو یرغمال بنا لیا تھا۔ اس دوران دو اسرائیلی ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ فدائین منگل کو سارے دن اس بلڈنگ پر قابض رہے۔ اس عمارت پر فدائیوں کا قبضہ بدھ کی شب کو اس وقت ختم ہوا جب فلسطینی فدائین اور اسرائیلی یرغمال تین ہیلی کاپٹروں کے ذریعے میونخ سے بیس میل دور ایک فوجی ہوائی اڈے پر پہنچائے گئے۔ اس کے بعد صورت حال غیر واضح اور مبہم رہی۔ دوسری طرف مغربی جرمنی کی پولیس صورت حال کے بارے میں متضاد بیانات جاری کرتی رہی ایک بیان میں پولیس نے بتایا کہ یرغمال اسرائیلیوں کو فدائیوں سے چھڑا لیا گیا ہے۔ اور دو کے سوا تمام فدائی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ یہ بیان بالکل جھوٹ تھا۔ تاہم یہ بات یقینی ہے کہ مغربی جرمنی کی پولیس شروع ہی سے یہ تہیہ کر چکی تھی کہ اسرائیلی کھلاڑیوں کو یرغمال بنانے والے فدائیوں کو مغربی جرمنی سے نکل جانے کی ہرگز اجازت نہیں دے گی۔

ایجنسیوں کی اطلاعات کے مطابق مغربی جرمنی کی پولیس نے فوجی ہوائی اڈے پر مقابلہ کے دوران تین فلسطینی فدائیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ پندرہ فدائین بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے جن کی تلاش سرگرمی سے شروع کر دی گئی ہے۔ اور مغربی جرمنی کو دوسرے یورپی ملکوں سے ملانے والی تمام سڑکوں پر سخت پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ فرار ہونے والے فدائین نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ان کا نشانہ مغربی جرمنی کے مفادات ہوں گے۔ تنظیم آزادی فلسطین الفتح کے سربراہ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ مغربی جرمنی میں فلسطینی حریت پسندوں کو انتہائی بربریت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین کی طرف سے آج بیروت میں ایک بیان جاری کیا گیا جس میں دنیا کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر مسئلہ فلسطین کا منصفانہ حل تلاش نہ کیا گیا تو پھر ساری دنیا کو ایسی مزید متشددانہ کارروائیوں کا منتظر رہنا چاہیئے۔ جیسی کہ گذشتہ روز میونخ میں کی گئی تھی۔ نیویارک سے ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق یہودیوں کی انتہا پسند تنظیم، صیہونی دفاعی لیگ نے میونخ میں اسرائیلی کھلاڑیوں کے قتل کا بدلہ لینے کا اعلان کرتے ہوئے دھمکی دی ہے کہ دنیا بھر میں عرب ملکوں کے سفارتی نمائندوں کو قتل کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ میں فلسطینی حریت پسندوں کے نمائندوں نے میونخ میں پیش آنے والے واقعہ کا ذمہ دار اسرائیلی رہنماؤں موشے دایان اور گولڈا میئر کو ٹھہرایا۔ جنہوں نے اسرائیل میں قید دو سو سے زائد فلسطینی حریت پسندوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کل پو پھٹنے سے پہلے مغربی جرمنی کی حکومت نے عرب فدائیوں کو اطلاع دی کہ ہوائی اڈے پر ایک بوئنگ ۷۲۷ ان کے لئے تیار کھڑا ہے۔ اور وہ اپنی مرضی کے ملک میں اسرائیلی کھلاڑیوں سمیت جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اسرائیلی کیمپ کے سامنے تین ہیلی کاپٹر اتار دیئے گئے۔ ان ہیلی کاپٹروں تک عرب فدائیوں اور اسرائیلی کھلاڑیوں کو ایک بس میں پہنچایا گیا اسرائیلی کھلاڑیوں کے ہاتھوں کو پشت پر باندھا ہوا تھا۔ اور ان کی حفاظت مسلح فدائی کر رہے تھے۔

ہیلی کاپٹر میونخ کے ہوائی اڈے پر اترے تو دو فدائیوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں اس طیارے کی تلاشی لینے کی اجازت دی جائے جس میں انہیں سوار کرایا جائے گا۔ چنانچہ انہیں تلاشی کی اجازت دے دی گئی۔ لیکن جونہی یہ فدائی طیارے کا جائزہ لینے کے بعد طیارے سے باہر آئے۔ جرمنی پولیس نے ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ جرمنی پولیس کی یہ فائرنگ ایک ایسا المیہ بن گئی کہ جس کی مثال کھیلوں کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ عرب فدائیوں نے جوابی فائرنگ کی۔ اور دستی بم بھی پھینکے انہوں نے محصور اسرائیلی ۹ کھلاڑیوں کو بھون کر رکھ دیا۔ لیکن پولیس کی فائرنگ سے پانچ فدائی بھی جان بحق ہو گئے۔ باقی فدائی اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ایک گولی ایک ہیلی کاپٹر کے جرمنی پائلٹ کے لگی۔ جس نے بعد میں ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا جوابی فائرنگ سے مغربی جرمنی پولیس کا ایک جوان بھی گھائل ہوا۔ اور جانبر نہ ہو سکا۔ بعد میں پولیس نے عرب گوریلوں کو حراست میں لے لیا۔

مغربی جرمنی کی ہوائی کمپنی کے ایک ملازم نے جو ہوائی اڈے پر موجود تھا بتایا کہ اسرائیلی کھلاڑیوں اور عرب فدائیوں کے قتل کا منظر انتہائی دلدوز تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے ۹ لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ ان میں ایک عرب فدائی لڑکی کی لاش بھی تھی۔ اس نے بتایا کہ بعض لاشوں کی کھوپڑیاں اڑ گئی تھیں۔ اور ان کے بھیجے رن وے پر بکھرے پڑے تھے۔

ایک اور عینی شاہد نے بتایا کہ جونہی تین ہیلی کاپٹر یرغمال میں رکھے ہوئے اسرائیلی کھلاڑیوں اور عرب فدائیوں کو لے کر میونخ کے ہوائی اڈے پر رن وے کے قریب پہنچے تو اچانک وہ پھر فضا میں بلند ہوئے اور انہوں نے ہوائی اڈے پر چکر لگانا شروع کر دیا تیس منٹ تک چکر لگانے کے بعد یہ تینوں ہیلی کاپٹر رن وے پر اتر گئے اس کے فوراً بعد اگلے ہیلی کاپٹر سے دو عرب فدائی کود کر باہر آئے اور بوئنگ جیٹ کی طرف چل دیئے وہ جب طیارے کا جائزہ لے کر پلٹے تو جرمن پولیس نے ان پر فائرنگ کر دی اس کے ساتھ ہی دو ہیلی کاپٹروں کے جرمن پائلٹ بھی باہر کودے اور باہر بھاگ گئے لیکن تیسرے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ کودتے ہی رن وے پر گر پڑا وہ اس طرح عرب فدائیوں اور جرمن پولیس کی فائرنگ کے درمیان آ گیا اور شدید زخمی ہو گیا اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹروں میں سے اسرائیلیوں نے چھلانگیں لگا دیں لیکن گولیوں کی بوچھاڑ نے انہیں ادھر ادھر فرار ہونے کا موقعہ نہیں دیا۔

مغربی جرمنی کے محکمہ انصاف کے ترجمان نے جو گذشتہ روز میونخ میں گرفتار کئے گئے تینوں فدائیوں سے پوچھ گچھ کرنے والے حکام کے سربراہ ہیں کہا ہے کہ فدائی تحریک کے یہ تینوں ارکان انتہائی ذہین اور زیرک ہیں اور سوالات کے مناسب جواب دینا جانتے ہیں ترجمان نے کہا کہ ان تینوں فدائین کی قومیت ابھی معلوم نہیں کی جا سکی تینوں نے اپنے نام ابراہیم بردان ۲۰ سال، عبدالقادر ۲۱ سال، اور سامر محمد عبداللہ ۲۲ سال بتائے گئے ہیں میونخ کے پبلک پراسیکیوٹر نے آج ان تینوں کو پولیس کی تحویل میں دینے کی

درخواست کی ترجمان نے کہا کہ پولیس اور فدائین کے درمیان مقابلے میں جاں بحق ہونے والے پانچ فدائین کی نعشوں کا آج پوسٹ مارٹم کیا گیا ابھی تک ان نعشوں کو دفنانے کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی اب انہیں سرکاری اخراجات سے دفن کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے دریں اثنا جرمن پولیس ان فدائین سے برآمد کئے گئے اسلحہ کی جانچ پڑتال کر رہی ہے رائٹر کی اطلاع کے مطابق میونخ میں زیر حراست فدائین کے قبضے سے جو کاغذات دستیاب ہوئے ہیں ان کے مطابق وہ طالب علم ہیں اور حال تک اردن اور شام میں رہ چکے ہیں۔ مغربی جرمنی کے صوبہ بویریا کے وزیر داخلہ برونو مرک نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ منگل کے روز اسرائیلی کھلاڑیوں کو قتل کرنے والے آٹھ فدائین میں سے ایک فدائی اولمپک گاؤں کی تعمیر میں حصہ لے چکا تھا اور اولمپک کمیٹی کا ملازم تھا جرمن پولیس کے ایک ترجمان کے مطابق حراست میں لئے گئے فدائیوں کے خلاف ابھی تک فرد جرم عائد نہیں کی گئی ہے۔

اسرائیل کی کارروائی

دریں اثنا اسرائیل نے فدائین کے خلاف جوابی کارروائی شروع کر دی اسرائیلی فوج نے کل رات لبنان کی جنوبی سرحد پر شمالی گلیلی کے علاقہ پر حملہ کر دیا۔ اسرائیلی فوجیوں اور فلسطینی فدائین کے درمیان تصادم میں ایک اسرائیلی فوجی اور فدائی ہلاک ہو گیا اس کا اعلان آج یہاں اسرائیلی فوج کی ہائی کمان نے کیا ہے اسرائیل کے فوجی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ فلسطینی فدائین کا ایک دستہ کل رات لبنان کی سرحد عبور کر کے اسرائیلی علاقہ بیرام میں گھس آیا تھا اسرائیل کی طرف سے قبل ازیں فلسطینی فدائین کے حملوں کے بارے میں جو اطلاع دی گئی تھیں ان میں بتایا گیا تھا کہ فدائین نے یہ حملے نہیں بلکہ شام کی سرحد عبور کر کے کئے تھے۔

ایک لبنانی ترجمان نے آج رات بتایا کہ آج اسرائیلی طیاروں نے جنوبی لبنان کے دیہات پر پرواز کی اور دو اسرائیلی فوجی دستے جنوبی لبنان کے صوبہ بنت جبل کے دیہات میں گھس آئے اور جب لبنانی فوج حرکت میں آئی تو بھاگ کھڑے ہوئے اسرائیلی جیٹ طیاروں کی تین ٹکڑیاں فضا میں نمودار ہوئیں ترجمان نے بتایا کہ اسرائیلیوں نے دیہاتیوں کے مکانوں اور دکانوں کی تلاشی لی اور ایک گاؤں یارون میں دھماکہ بھی سنا گیا۔

امریکی حکومت نے مطالبہ کیا ہے کہ میونخ میں اسرائیل کی اولمپک ٹیم کے خلاف فلسطینی فدائین نے جو کارروائی کی ہے اس قسم کی کارروائیوں کا موثر انسداد کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر کارروائی کی جائے اور دہشت پسندوں کو پناہ دینے والے ملکوں کے خلاف اقتصادی اور تجارتی پابندیاں عائد کی جائیں امریکی وزیر خارجہ ولیم راجرز نے کل واشنگٹن میں صدر نکسن سے بات چیت کے بعد کہا کہ امریکی حکومت اس قسم کی دہشت پسندانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے عالمی برادری کے ساتھ مل کر سخت ترین کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے۔ صدر نکسن کے پریس سیکرٹری رونالڈ زیگلر نے کہا کہ صدر نکسن نے امریکی وزیر خارجہ کو دوسری حکومتوں سے صلاح مشورہ کرنے اور دہشت پسندی کی روک تھام کے لئے طریق کار تجویز کرنے کا اختیار دیا ہے۔

عالمی ردعمل

ریڈیو رپورٹ کے مطابق سابق برطانوی وزیر اعظم اور برطانوی دارالعوام میں حزب مخالف کے لیڈر ہیرلڈ ولسن نے برطانوی حکومت سے اپنی اولمپک ٹیم میونخ سے واپس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جرمن خبر رساں ایجنسی کے مطابق اسرائیلی حکومت نے برطانیہ اور امریکہ سے اپنی اپنی اولمپک ٹیمیں میونخ سے فوراً واپس بلانے اور اولمپک مقابلوں کا بائیکاٹ کر دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مصر نے اپنی اولمپک ٹیم میونخ سے واپس بلائی ہے مگر چہ دوسرے عرب ملکوں سعودی عرب سوڈان۔ الجزائر۔ تیونس۔ مراکش اور لبنان نے اپنی اولمپک ٹیمیں واپس نہیں بلائی ہیں۔ بی بی سی کے مطابق عالمی اولمپک کمیٹی کے افریقی ارکان نے مطالبہ کیا ہے کہ عالمی کمیٹی اپنے سبکدوش ہونے والے صدر برنڈیج کے اس بیان پر غور کرے جس میں برنڈیج نے کل میونخ میں پیش آنے والے واقعے کو بدترین نوعیت کا سیاسی بلیک میل قرار دیا تھا۔ عالمی کمیٹی کے افریقی ارکان نے برنڈیج کے بیان کو تمام افریقی ملکوں کی توہین قرار دیا ہے۔

اردن کے شاہ حسین۔ اسلامی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری جنرل اور ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم تنکو عبدالرحمان۔ پوپ پال اور لبنان روس اور ہندوستان کی حکومتوں نے میونخ میں عرب فدائیوں کی کارروائی اور اسرائیلی کھلاڑیوں کو یرغمال بنانے اور قتل کرنے کی شدید مذمت کی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کرٹ والڈہیم نے اسرائیلی وزیر اعظم کے نام اپنے پیغام میں میونخ میں پیش آنے والے واقعہ کو ہولناک، مذموم، غیر انسانی اور دہشت ناک کارروائی قرار دیا ہے۔ امریکہ کے صدر نکسن نے اپنے پیغام میں اس واقعہ پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ حکومت مصر نے میونخ میں فلسطینی فدائیوں اور نو اسرائیلی کھلاڑیوں کی ہلاکت کا ذمہ دار حکومت مغربی جرمنی کو قرار دیا ہے۔ روزنامہ الاہرام نے حکومت مغربی جرمنی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ مغربی جرمنی کی حکومت نے فلسطینی فدائیوں کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور منگل کے روز اولمپک گاؤں میں جو واقعہ پیش آیا۔ اس کی ذمہ داری بھی جزوی طور پر مغربی جرمنی کے حکام پر عائد ہوتی ہے الاہرام نے فلسطینی فدائیوں کی کارروائی کو درست قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ اس کارروائی سے فدائین کا مقصد اسرائیلی کھلاڑیوں کو قتل کرنا تھا۔ الاہرام نے کہا کہ فدائین کا اصل مقصد فلسطینی مہاجرین کی زبوں حالی اور اسرائیلی جیل خانوں میں قید رکھے جانے والے فدائیوں پر توڑے جانے والے وحشیانہ مظالم کی طرف ساری دنیا کی توجہ دلانا تھا آخری اطلاع کے مطابق اسرائیل نے لبنان شام اور اردن پر حملہ کر دیا ہے اور بھرپور جنگ کا آغاز ہو چکا ہے فلسطینی مجاہدین اور اسرائیلی بحریہ کے درمیان بھی خونریز جھڑپوں کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔

کیا صدر ذوالفقار علی بھٹو قادیانی ہیں؟ سعودی عرب اور تیونس کے نمائندوں کا سوال

قادیانی ہمارے ملک میں بمشکل ایک یا ۲ دو فیصد ہیں جبکہ صدر بھٹو کو پاکستانی عوام کی اکثریت نے منتخب کیا ہے

یہ بات بالکل غلط ہے کہ مودودی صاحب کسی اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں، پاکستانی مندوب کی وضاحت

الجزائر میں منعقدہ مجلسِ مذاکرہ کا آنکھوں دیکھا حال

تحریر:- رفیع اللہ شہاب

ہمارے ہاں عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ صدر ناصر نے عربوں کو اسلام کے راستے سے ہٹا کر عرب نیشلزم کا گرویدہ بنا دیا ہے اور پھر اس غلط بات کو اتنی بار دہرایا کہ اسے ایک حقیقت سمجھ لیا گیا۔ یہاں تک کہ جن لوگوں نے صدر ناصر کی حمایت میں بھی کچھ لکھا تو انھوں نے بھی عرب نیشنلزم کو ایک حقیقت تصور کر کے اپنی بات شروع کی لیکن جب ان سطور کے راقم کو الجزائر میں منعقد ہونے والے چھٹے سیمینار میں شرکت کا موقع ملا تو اصل حقیقت بالکل اس کے برعکس پائی۔

یہ سیمینار عرب دنیا کا بہت بڑا سیمینار تھا جو ۲۴ر جولائی ۱۹۷۲ء سے لے کر ۱۰ر اگست ۱۹۷۲ء تک پورے اٹھارہ دن جاری رہا اگرچہ اس سے پہلے کے سالوں میں بھی پانچ سیمینار منعقد ہو چکے تھے لیکن الجزائر کی آزادی کی دسویں سالگرہ کی وجہ سے اس کی شان نرالی تھی تقریباً تمام دنیائے اسلام سے ایک سو چوبیس نمائندوں نے اس میں شرکت کی جن میں سے پینتالیس کے قریب بین الاقوامی شہرت کے مالک علمائے اسلام نے مندرجہ ذیل چار موضوعات پر لیکچر دیئے۔

(۱) الجزائر کی آزادی کی دسویں سالگرہ اور اس کی تحریک آزادی میں اسلام کا مقام۔

(۲) عالم اسلام کی بیداری اور اس کی ترقی کی تجاویز۔

(۳) ملیانہ شہر کی ہزارویں تقریب اور الجزائری ثقافت پر اسلامی اثرات۔

(۴) تاریخ اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کی رائے اور اس کی تدوین جدید کی ضرورت۔

سیمینار کا افتتاح الجزائر کے صدر جناب بومدین صاحب نے فرمانا تھا لیکن کسی دوسری اہم مصروفیت کی وجہ سے وہ خود تو حاضر نہ ہو سکے۔ البتہ ان کی تقریر الجزائر کے وزیر بنیادی تعلیم اور امور دینیہ السید مولود قاسم نے پڑھ کر سنائی۔ مختلف ممالک سے آنے والے وفود کا شکریہ ادا کرنے کے بعد انہوں نے اسلامی مساوات، اسلامی انصاف اور اسلامی اخوت کے سنہری اصولوں کو اپنانے کی دعوت دی اور پورے سیمینار میں یہی یکجہتی کار فرما رہی۔ مندوبین کو خالص اسلام کے سوا کسی چیز پر بولنے کی اجازت نہیں تھی ایک دفعہ ایک مقرر نے عرب نیشلزم کی طرف ہلکا سا اشارہ کیا ہی تھا کہ وزیر موصوف نے سٹیج پر آکر فوراً اسے روک دیا اور اعلان فرمایا کہ خیال رکھئے یہ سیمینار اسلامی فکر کے بارے میں ہے اور کسی کو عرب نیشنلزم یا کسی اور علاقائی تصور کے بارے میں بولنے کی اجازت نہیں ہوگی چنانچہ ان کی اس تنبیہ کا اثر یہ نکلا کہ سرزمین عرب پر منعقد ہونے والا یہ سیمینار اسلامی اخوت کی ایک جیتی جاگتی تصویر بن گیا۔

ہر لیکچر کے بعد اس پر بحث ہوتی تھی جس میں مختلف ممالک کے نمائندے اور طالب علم حصہ لیتے تھے یہ بحثیں بڑی سنجیدہ اور دلچسپ ہوتی تھیں اور زیادہ تر پرسکون ماحول میں ہوئیں صرف دو امور پر کافی لے دے ہوئی۔ ایک عثمانی حکومت کے بارے میں تھی کہ اس نے مختلف اسلامی علاقوں بشمول الجزائر کو اسلامی خلافت میں شامل کر کے وہاں استعماری طاقتوں جیسا طرز عمل اختیار کیا۔ اکثر مندوبین نے اس کی مخالفت کی اور دلائل کے ذریعے ثابت کر دیا کہ ترکوں نے ان تمام علاقوں کو متحد کر کے اسلام کی عظیم خدمت سرانجام دی تھی۔

دوسرا نقطہ جس پر گرما گرم بحث ہوئی وہ مستشرقین کے بارے میں تھا سیمینار میں کوئی پندرہ کے قریب مستشرق بھی موجود تھے بعض مندوبین کا کہنا تھا کہ ان حضرات نے یورپ کی یونیورسٹیوں میں اسلامی علوم کے شعبے کھول کر اہل مغرب کو اسلام سے روشناس کرانے میں بڑی مدد دی ہے خاصکر نایاب عربی مخطوطوں کو بڑی محنت سے تلاش کر کے انہیں زیور طبع سے آراستہ کیا جو بجائے خود ایک بہت بڑی علمی خدمت ہے جبکہ بعض مندوبین کا موقف یہ تھا کہ ان حضرات نے یہ سب کچھ اہل مشرق پر اہل مغرب کے تفوق کو قائم رکھنے کے لیے کیا اور ان کے عزائم استعمار پسندانہ تھے ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ کسی نہ کسی شکل میں اہل مشرق پر اہل مغرب کی سیادت کا سکہ جما رہے۔ چنانچہ انھوں نے عربی مخطوطوں کو شائع کرنے میں ان کتابوں کو یکسر نظر انداز کر دیا جو انقلابی نوعیت کی حامل تھیں۔ بعض مندوبین نے تو اس سے بھی زیادہ سخت بات کہہ دی کہ اکثر مستشرقین کی اصل اہل یہود سے ہے اور یہ کہ مملکت اسرائیل کا وجود انہی مساعی کا نتیجہ ہے۔

اس سیمینار میں مراکش، الجزائر اور تونس کی یونیورسٹیوں کے کوئی دو ہزار طالب علم شریک ہوتے انھوں نے جس ضبط و نظم سے بحث و مباحثہ میں حصہ لیا راقم اس سے بہت ہی متاثر ہوا۔ یہ طالب علم اٹھارہ دن تک سات گھنٹے روزانہ لیکچر اور بحث و مباحثہ نہایت ہی سکون سے سنتے رہے اور ایک مرتبہ بھی ضبط و نظم کی خلاف ورزی نہیں کی انھوں نے جب کسی مندوب سے کوئی بات دریافت کرنا ہوتی لکھ کر کرتے یا کانفرنس ہال سے باہر۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسے نظم و ضبط کے پابند طالب علم نہیں دیکھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کسی قسم کی سیاست میں حصہ نہیں لیتے بلکہ محنت کے علاوہ انہیں کسی اور کام سے کوئی سروکار نہیں۔ اس بارے میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ وزیر امور دینیہ کو کئی دفعہ مندوبین حضرات، جن کی اکثریت مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسروں پر مشتمل تھی، سے درخواست کرنی پڑی، کہ وہ سیمینار کے نظم و ضبط کا خیال رکھیں۔ لیکن طالب علموں نے انہیں ایسا کوئی موقعہ نہ دیا۔

سیمینار کے روح رواں وہاں کے وزیر بنیادی تعلیم اور امور دینیہ السید مولود قاسم صاحب تھے وہ شروع سے لیکر سیمینار کے اختتام تک بنفسِ نفیس اس کی نگرانی کرتے رہے لیکن یہ کام ایک گمنام گوشے میں بیٹھ کر سرانجام دیتے اور صدارت کے لیے الجزائر کے مختلف اہلِ علم کو باری باری موقعہ دیا گیا ہاں جب بھی کوئی بات سیمینار کے مزاج کے خلاف ہوتی تو وزیر موصوف فوراً سٹیج پر تشریف لے آتے اور معاملہ کو صاف کرتے۔ عام طور پر وہ مندوبین کے ساتھ ہوٹل تشریف لاتے اور کھانے کی میز پر ان سے اسلامی ممالک کے بارے میں گفتگو فرماتے رہتے تاہم ایک دفعہ جب مجھے یونیورسٹی ہاسٹل جانے کا اتفاق ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وزیر موصوف ہاتھ میں ٹرے لیے ہوئے طالب علموں کی قطار میں کھڑے اپنے کھانے کی باری کا انتظار کر رہے ہیں جس نے بھی اس نظارے کو دیکھا وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا ان کی شب و روز کی محنت کو دیکھتے ہوئے عام مندوبین کا یہ تاثر تھا کہ اگر وزیر موصوف کو اسلامی سیکرٹریٹ کا انچارج بنا دیا جائے تو وہ اس ادارے میں روح پھونک کر اسے عالم اسلامی کا ایک مفید ادارہ بنا دیں گے۔

ویسے تو سیمینار بغیر کسی چھٹی کے لگاتار جاری رہا لیکن جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد مندوبین کو مختلف علاقوں کی سیر کرائی جاتی تھی۔ پہلا جمعہ ہم نے وہاں کی مشہور مسجد جامع کتشاوہ میں پڑھا اور اس کے بعد وہاں کے صحت افزا مقام شریعیہ کی طرف روانہ ہو گئے جو الجزائر شہر سے کوئی اسّی کلو میٹر کے فاصلہ پر تھا دوپہر کا کھانا راستے میں ایک مقام پر جو انفلعہ کے نام سے مشہور تھا کھایا یہ علاقہ پہاڑی ہونے کی وجہ سے الجزائر کی جنگ آزادی میں خاصی اہمیت رکھتا تھا۔ چنانچہ ہماری سیر کے دو مقاصد ہوتے تھے کہ ایک تو جنگ آزادی کے مشہور مقامات کی زیارت اور دوسرے آئندہ کے لیے تر و تازگی۔ دوسرے جمعہ کے لیے ہم لوگ الجزائر شہر سے ایک سو بیس کلو میٹر کے فاصلہ پر ملیانہ

شہر میں گئے۔ جس کی ہزار سالہ تقریب تھی۔ وہاں کی جامع مسجد مشہور عالم مسجد قرطبہ کے نمونے پر تھی۔ ملیانہ کے شہریوں نے مندوبین کو اپنے گھروں میں کھانے کی دعوت دے رکھی تھی۔ مختصر یہ کہ الجزائر کی حکومت اور وہاں کے عوام نے مندوبین کو خوش رکھنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

مشرقی پاکستان کے المیہ پر اکثر و بیشتر مندوبین نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور پاکستان کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ شیخ الازہر ڈاکٹر محمد الفحام جنہیں پاکستان میں چھ ماہ گزارنے پر فخر تھا۔ اور وہ اہل پاکستان کی دینداری سے بہت متاثر تھے نے المیہ مشرقی پاکستان پر خصوصی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ انہیں سندھ کے لسانی جھگڑے پر بھی بڑی تشویش تھی اور راقم کو اہل پاکستان کے نام ایک خاص پیغام دیا۔ جس کا عکس اس مضمون میں شائع کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ یہ نازک وقت اختلافات کو ہوا دینے کا نہیں۔ اور میں آپ لوگوں سے توقع کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ کی طرح ایک وحدت بنے رہو گے اور دشمن کے مقابلہ کے لئے تم میں اتحاد ہونا چاہیئے۔ اور حضور صلعم کا بھی یہی فرمان ہے کہ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ذلیل کرتا ہے۔ اور نہ ہی اسے جھٹلاتا ہے۔ اور تمہیں جاننا چاہیئے کہ وحدت ہی سے قوت پیدا ہوتی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے پاکستانی بھائی دنیائے اسلام کی اس سب سے بڑی شخصیت کے اس پیغام پر عمل کر کے ملکی اتحاد کے لئے کوشش کریں گے۔

اکثر مندوبین نے پاکستان میں نئی حکومت کے بارے میں دریافت کیا۔ انہیں بتایا گیا کہ موجودہ حکومت عام انتخابات کے ذریعے برسر اقتدار آئی ہے۔ اور ہمارے ملک میں مکمل جمہوریت کا آغاز ہو چکا ہے۔ اب ہماری پالیسیاں پہلے پارلیمنٹ میں پیش کی جاتی ہیں۔ اور بحث و مباحثہ کے بعد انہیں اکثریت کے ووٹ کے ساتھ آخری شکل دی جاتی ہے اس بارے میں انہیں معاہدۂ شملہ کی مثال دی گئی۔ کہ کس طرح اس معاہدہ کو پارلیمنٹ میں بحث مباحثہ کے لئے پیش کیا گیا۔ اور اس کے بعد اس کی توثیق کی گئی۔ خوش قسمتی سے مجھے صدر بھٹو کی نیشنل اسمبلی کی افتتاحی تقریر کے عربی ترجمے کے کوئی پچاس نسخے مل گئے جو پاکستان کے بارے میں دلچسپی رکھنے والے مندوبین کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ شیخ مجیب الرحمٰن کے بارے میں یہ غلط فہمی تھی کہ وہ کوئی بڑے عالم دین ہیں۔ راقم نے وضاحت کی کہ ہمارے ملک میں "شیخ" سے مراد ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے ہندومت سے اسلام قبول کیا ہو۔

سعودی عرب کے مندوب ڈاکٹر محمد علوی مالکی پروفیسر ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ اور السید الشاذلی بالقاضی پروفیسر زیتونیہ کالج تونس نے خفیہ طور پر مجھ سے دریافت کیا کہ کیا صدر ذوالفقار علی بھٹو قادیانی ہیں؟۔ مجھے اس سوال نے چونکا دیا اور میں نے فوراً جواب دیا کہ یہ بہتانِ عظیم ہے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ قادیانی ہمارے ملک میں بمشکل ایک یا دو فیصد ہیں، جبکہ صدر بھٹو کو پاکستانی عوام کی اکثریت نے منتخب کیا ہے۔ میری اس وضاحت سے وہ بہت خوش ہوئے۔ اور سعودی عرب کے نمائندے جناب ڈاکٹر محمد علوی مالکی نے مجھے دو کتابیں بطور تحفہ دیں لیکن مجھے اس بات کا قلق ہے کہ ہمارے بھائی جو پیپلز پارٹی کے مخالف ہیں۔ دوسرے ممالک میں ایسا غلط اور جھوٹا پروپیگنڈا کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ جس سے خود مملکت پاکستان کے مفاد پر کاری ضرب پڑتی ہے۔ عوامی حکومت کو اس غلط پروپیگنڈے کا خصوصی نوٹس لینا چاہیئے۔

صرف دو اشخاص نے مودودی صاحب کے بارے میں بڑی تفصیل سے دریافت کیا۔ ان میں سے ایک کا نام محمد بن یوسف تھا۔ اور وہ الجزائر کی تیل کمپنی میں کسی بڑے عہدے پر فائز تھے، دوسرے صاحب لبنان سے شائع ہونے والے اخبار "شہاب" کے نمائندے تھے۔ ان کو اور کچھ دوسرے حضرات کو یہ غلط فہمی تھی کہ مودودی صاحب کسی اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں راقم نے ان کی یہ غلط فہمی دور کر کے بتایا کہ وہ ایک سیاسی لیڈر اور عالم دین ہیں۔ تونس کے ایک صاحب نے کہا تو پھر وہ شیخ مودودی ہیں۔ ان کے سیاسی اثر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہیں بتایا گیا کہ پچھلے عام انتخابات میں ان کی جماعت ایک فیصد نشستیں بھی حاصل نہیں کر سکی۔ مراکش کے ایک صاحب نے کہا کہ ہمیں تو اس جماعت نے یہ تاثر دے رکھا ہے کہ وہ پاکستان کیا ایشیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے۔

ایک مراکش خاتون محترمہ حبیبہ بورقادی جو وہاں کی اسلامی یونیورسٹیوں کی نمائندہ تھی۔ نے مراکش کی دعوت دی۔ راقم نے کہا کہ اصولاً یہ دعوت حکومت پاکستان کی معرفت ہونی چاہیئے۔ اس پر اس نے شکایت کی کہ ہماری پہلی دعوت کا جواب نہیں دیا گیا راقم نے عذر پیش کیا کہ ہمارے ملک میں عربی میں لیکچر دینے والوں کی تعداد بہت کم ہے کہنے لگیں کوئی بات نہیں آپ لوگ انگریزی میں بھی لیکچر دے سکتے تھے۔ مودودی صاحب جب ہمارے ملک میں تشریف لائے تھے تو ان کے ساتھ ڈاکٹر خلیل احمد حامدی پروفیسر پنجاب یونیورسٹی بطور ترجمان آئے تھے۔ مندوبین کی فہرست میں بھی ڈاکٹر صاحب کا نام بطور پروفیسر پنجاب یونیورسٹی درج تھا۔ راقم پنجاب یونیورسٹی کے اکثر و بیشتر پروفیسروں کو جانتا تھا لیکن اس نام سے ناواقف تھا۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ حامدی صاحب نہ تو پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں۔ اور نہ ہی پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر بلکہ وہ تو جماعت اسلامی کے ایک کارکن ہیں۔ لیبیا کے مندوب نے جنہوں نے اپنے مقالہ میں مودودی صاحب کی کتاب کا حوالہ دیا تھا۔ مجھ سے دو دفعہ دریافت کیا کہ مودودی صاحب ہندوستان میں رہتے ہیں یا پاکستان میں۔ ایک صاحب کا خیال تھا کہ وہ علی گڑھ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ ......

ہندوستان عرب ممالک میں اپنا پروپیگنڈہ بڑے منظم طریقے سے کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے سب سے اہم طریقہ جو اس نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ یہ کہ مختلف عرب ممالک کی یونیورسٹیوں میں اس نے ہندوستانی طالب علم اور اساتذہ بھیج رکھے ہیں، جن کی صرف وہاں موجودگی سے یہ تاثر قائم ہوتا ہے کہ ہندوستان کوئی اسلامی ملک ہے۔ اس سیمینار میں اگرچہ ہندوستان کو دعوت نہیں دی گئی تھی۔ لیکن عرب ممالک میں تعلیم حاصل کرنے والے کچھ ہندوستانی طالب علم موجود تھے۔ لیبیا کے مندوب ڈاکٹر عمر مولود عبدالحمید نے مجھے بتایا کہ صرف ان کے کالج میں تین ہندوستانی اساتذہ موجود ہیں۔ جو وہاں کے ہندوستانی سفیر کی ذاتی کوششوں سے ملازم ہوئے۔ اس کے برعکس پاکستان سے ڈاکٹر اور انجینئر تو کافی تعداد میں آ چکے ہیں۔ لیکن کوئی استاد یا طالب علم نہیں ہے۔ ہماری حکومت کو اس بارے میں توجہ دینی چاہیئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ملک میں عربی زبان کو فروغ دیا جائے۔ اور یہ ایک ایسا کام ہے کہ سرکاری خزانے پر کسی قسم کا بوجھ ڈالے بغیر پورا ہو سکتا ہے۔

(ہفت روزہ نصرت لاہور ۲ اگست ۱۹۷۲ء)

بقیہ: شذرہ

کیا ہے اور مسلمان سرمایہ داروں نے اسی جذبہ کے تحت لاکھوں روپے کے مصارف برداشت کر کے ان تعلیمی اداروں کی بلڈنگیں تعمیر کی ہیں۔ مثلاً لاسال ہائی سکول پیپلز کالونی لائلپور کے لیے کئی ایکڑ رقبہ کی الاٹمنٹ اور اس کی بلڈنگ کی تعمیر میں مسلم سرمایہ داروں کی خدمات اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔

حکومت کے اس اقدام سے ایک تو ملکی عیسائی اقلیت کو مزید تعلیمی سہولتیں مہیا ہوں گی اور غیر ملکی مشنریوں کے طرز عمل کے خلاف مسلم عوام کے سخت اعتراضات کا ازالہ ہو جائے گا۔

ارباب حکومت نے ان تعلیمی اداروں کو اپنی تحویل میں لے کر درحقیقت ملکی عیسائی اقلیت اور غیر ملکی مشنریوں کے مابین ہونے والے بہت بڑے تصادم کا سدباب کر دیا ہے اور عیسائی اقلیت کے وسیع تر مفادات کا تحفظ کیا ہے۔

بقیہ: خطبہ جمعہ

اور اللہ تعالیٰ کے غصہ و قہر کا موجب بنے۔

جس شخص کے دل میں خوف خدا ہو اس کا اہل الشیاطین سے نہیں اہل اللہ سے تعلق ہوتا ہے۔ اس کا عمل نفسانی خواہشات کے نہیں اسوۂ رسول اور احکام الٰہی کے تابع ہوتا ہے۔ اس کی زندگی فرنگیوں یا دہریوں کی نہیں خدا پرستوں کا عملی پیغام ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی پیروی کرو ان کی راہ صراط مستقیم ہے اور یہی راہ کامیابی اور سعادت کی راہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ راہ انہی لوگوں کو نصیب ہو سکتی ہے جن کے دل خشیت الٰہی اور خوف آخرت سے معمور ہوں اور مرتے دم تک ان کے ہاتھ سے اسلام کا دامن چھوٹنے نہ پائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

۱۸ اگست ۱۹۷۲ء

حقوق العباد غصب کرنے اور مخلوقِ خدا پر ظلم ڈھانے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا

مسلمان حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ حق داروں کے حقوق دلوائے اور انصاف قائم کرے ——!

لوگوں کو ان کے حقوق ادا کیے بغیر خوشحال اور باوقار معاشرہ کی تعمیر ناممکن ہے

جانشینِ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی کا خطاب —— مرتبہ: عبدالرشید انصاری، لائلپور

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا o

(النساء آیت ۵۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں نہایت اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

انسان پر جس کسی کا بھی کوئی فرض اور حق عائد ہوتا ہو اسے ادا کیا جانا چاہیے کسی کی حق تلفی نہیں ہونی چاہیے۔ عدل و انصاف کے تمام تقاضے پورے کیے جانے چاہییں اور ظلم و ستم کی کوئی شکل بھی دنیا میں پیدا نہیں ہونی چاہیے۔

حق تلفیوں اور خیانتوں کے خاتمہ کی ضرورت

ایک پرسکون، خوشحال اور باوقار معاشرہ کے قیام کے لیے ان باتوں پر عمل کیا جانا نہایت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی محبت و پیار اور صلح و آشتی کی لڑی میں پرونے کے لیے ان باتوں پر سختی سے کاربند ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ ان باتوں پر عمل کیے بغیر قوم میں اتحاد و اتفاق پیدا ہوگا نہ دوسروں پر اس کا رعب و دبدبہ قائم ہوگا۔ آج ملک ذلت، انتشار، بے چینی، مایوسی، بددلی، کم حوصلگی اور بے عملی کی وجہ سے بے شمار پریشانیوں، مصیبتوں اور گوناگوں مسائل میں الجھی ہوئی ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے اور مصائب و مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اپنی ان ناانصافیوں، حق تلفیوں اور خیانتوں کے ارتکاب سے توبہ کریں جن کی بنا پر خود ہمارے ہاتھوں ہمارے بھائی مصیبتوں پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ہمیں ان کی پریشانی اور مصیبت کا احساس تک نہیں ہوتا۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب دوسری جانب سے جوابی کارروائی ہوتی ہے تو دونوں جوانب الجھ جاتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جانب دوسری جانب کے افراد کو مجرم گردانتی اور انجھاؤ پیدا کرنے کا ذمہ دار قرار دیتی ہے۔ یہ صورت حال کسی خاص علاقہ یا کسی ایک جماعت و ادارہ کی نہیں بلکہ پوری قوم اور سارے انسانی معاشرہ کا آج یہی حال ہے ؎

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

قرآن کا حکمرانوں سے خطاب

انصاف کرنے، حق بات کہنے اور حق داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم عام مسلمانوں کے لیے ہے۔ لیکن اس آیت میں حکام و امراء خاص طور پر مخاطب ہیں۔ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ط "اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو"۔ مملکت اسلامیہ کے ان ذمہ دار افراد کو عدل و انصاف قائم کرنے کا حکم دیا گیا جن کے پاس لوگ اپنے معاملات طے کروانے کے لیے آتے ہیں اور انہیں عدل و انصاف کی حدود کے تحفظ کا فریضہ سونپا گیا ہے۔ انہی لوگوں کے عمل سے دنیا اندازہ لگاتی ہے کہ اس مملکت کی رعایا اپنی حکومت کے ساتھ ہے یا مدِمقابل۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو سیاست مدنیہ کی بنیاد قرار دیا۔ اور تفسیر خازن کی عبارت نقل کرتے ہوئے فرمایا۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ اس آیت میں مسلمانوں کے جو والی ہیں ان کو خطاب ہے خواہ وہ امراء ہوں یا حکام۔ آیت کے سیاق سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ط سے یہی سمجھ میں آتا ہے آیت کے معنی یہ ہوں گے۔ اے مسلمانوں کے حاکمو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی رعیت کے کاموں میں جن کا تمہیں امین بنایا گیا پورا حق ادا کرو اور ان کے درمیان انصاف کرو۔

"خیانت" بھیانک جرم

حق دار کا حق ادا کرنا اور امانت دار کی امانت بغیر کسی تغیر و تبدل اور کمی بیشی کے سپرد کرنا مسلمان کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔ جسے اگر وہ ادا نہیں کرے گا تو اسلامی حکومت کے درمیان مجرم قرار پائے گا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مستحق عذاب ٹھہرایا جائے گا۔ "خیانت" شرافت سے گرا ہوا غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ایک بھیانک جرم ہے جس کا مرتکب ناقابل معافی مجرم ہے۔ خائن و دغاباز اور مسلمانوں کے مفادات و حقوق کا استحصال کرنے والے لوگ دنیا و آخرت دونوں جگہ رسوا اور ذلیل ہوں گے ایسے لوگوں کی حمایت کرنے اور ان کی جانب سے دوسروں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا o (النساء ۱۰۷)

اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں۔ جو شخص دغاباز گنہگار ہو بیشک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔

مالِ حرام جہنم کی آگ ہے

اور سورۂ نساء ہی کی دسویں آیت میں ایسے فریب کار، درندہ صفت، خائن اور دغاباز لوگوں کو قرآن نے زبردست انتباہ کیا کہ تم ظلم و ناانصافی سے بےکس و بےبس افراد کے حقوق غصب کرکے اور محتاج و غریب اور یتیموں کا مال کھا کر درحقیقت اپنے پیٹ جہنم کی آگ سے بھر رہے ہو۔ (باقی صفحہ ۱۸ پر)

بقیہ: مجلس ذکر

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا (النساء آیت ۱۰)

بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہونگے۔

حقوق العباد کی اہمیت

حقوق العباد کی ادائیگی کی شریعتِ اسلامیہ میں اتنی اہمیت واضح کی گئی ہے کہ انسان نے اللہ تعالےٰ کی جتنی بھی حکم عدولیاں اور نافرمانیاں کی ہوں۔ خدائے ارحم الراحمین آخرت میں ممکن ہے کہ ان کی پردہ پوشی فرمادے اور اپنی بے کراں رحمت و مغفرت سے معاف فرمادے لیکن اگر کسی شخص نے دنیا میں کسی کا حق غصب کیا ہو، کسی کی عزت پر ڈاکہ ڈالا ہو، کسی کی محنت و مشقت کا استحصال کیا ہو، کسی کو ناحق قتل کیا ہو یا اپنے عہدہ و اقتدار اور سرمایہ کے بل بوتے پر مخلوقِ خدا کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا ہو اسے قطعاً معاف نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ اسے معاف کردیں۔ ایسے شخص کی نیکیاں حق دار لوگوں کی جھولی میں ڈال دی جائیں گی اور ان کے گناہوں کا بوجھ اس کے سر ڈال دیا جائے گا تاکہ ظلم کا بدلہ پورا پورا چکایا جاسکے۔

رعایا کے حقوق اور فاروق اعظمؓ

خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکام و عمال کو سختی سے ہدایت کر رکھی تھی کہ کسی سے زیادتی و ناانصافی نہ ہونے پائے۔ اور فرمایا کہ رعایا کے جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ذمہ داریوں سے اگر غفلت برتی گئی اور عدم توجہ کی بناء پر دریائے فرات کے کنارے اگر کوئی کتا بھی پیاسا مر گیا تو قیامت کے روز عمرؓ کو اس کی جواب دہی کے لیے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونا پڑے گا۔

یہ تھا مخلوق خدا اور باشندگان مملکت کی جان و عزت اور حقوق العباد کی حفاظت و ادائیگی کا فکر جس کی بدولت دس لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی عظیم مملکت امن و سلامتی اور سکون و اطمینان کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔

موجودہ صورتِ حال

آج ہمارے ہاں مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک دوسرے کی عزت و آبرو کا خیال کرنا تو در کنار انسانی شرافت کا بھی جنازہ نکل چکا ہے۔ معمولی سی بات پر اور چند کوڑیوں کی خاطر انسان کو مولی گاجر کی طرح کاٹ دیا جاتا ہے۔ بے حیائی، فحاشی، عریانی کی ترقی کے لیے تہذیب و ثقافت کے نام پر قوم کے خون پسینے کی کمائی برباد کی جاتی ہے۔ دولت حاصل کرنے کے لیے جھوٹ اور رشوت جیسی بدعنوانیوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ دریں حالات کیا ہماری مشکلات اور پریشانیاں ختم ہو جائیں گی اور کیا اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائیں گے۔ ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

ایک دوسرے کے دکھ درد میں کام آنا مجبور اور مظلوم بے سہارا لوگوں کی تائید و حمایت اور امداد کرنا، اپنے ذاتی مفاد پر اپنے بھائیوں، اپنی ملّت اور اپنے وطن کے مفاد کو ترجیح دینا اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے اپنے ہر مفاد اور ہر خواہش و تمنا کو چھوڑ دینا ہی ایک خوشگوار اسلامی معاشرہ کے قیام اور نیک زندگی بسر کرنے کا ذریعہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن و سنت میں ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی پرزور تلقین کی گئی ہے۔ اور دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کا اسے ذریعہ بنایا گیا ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے "قرآن مجید کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کو عبادت سے، رسولؐ کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے راضی رکھو۔"

دعا فرمائیں کہ خدائے ذوالجلال ہمیں اس پر عمل کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خانیوال میں پانچویں تبلیغی کانفرنس

جمعیۃ المسلمین خانیوال کے زیر اہتمام ۲۹، ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کو چوک بلاک ۱۲ میں پانچویں تبلیغی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا غلام اللہ خان، طالب علم رہنما محمد اسلوب قریشی، سید مطلوب علی زیدی اور دیگر ممتاز علماء کرام و طالب علم لیڈر خطاب کریں گے۔
(2932)

دورۂ تفسیر شروع ہو گیا داخلہ جاری ہے

انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام جامع مسجد شیرانوالہ میں حسب سابق دورۂ تفسیر قرآن شروع ہو گیا ہے۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی سے ملاقات کرنے والے حضرات جمعرات اور جمعہ کے علاوہ تشریف نہ لائیں۔ نیز اب حضرت مدظلہ کو لاہور سے باہر کسی پروگرام میں شرکت کے لیے مجبور نہ کیا جائے۔

نوٹ: دورۂ تفسیر میں شرکت کے لیے داخلہ جاری ہے

ضرورت خادم مسجد

مسجد خضراء سمن آباد لاہور کے لیے ایک ہمہ وقتی خادم مسجد کی ضرورت ہے جو موذن کے فرائض بھی سرانجام دے سکتا ہو۔ درخواست دہندہ کے لیے متشرع ہونا ضروری ہے تنخواہ کا سکیل ۱۰۰-۵-۱۵۰ روپے ہوگا۔ رہائش کے لیے مسجد میں علیحدہ کمرہ مہیا کیا جائے گا جس میں بجلی، پانی فری ہوگا۔ درخواستیں ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء تک جنرل سیکرٹری مسجد خضراء سمن آباد مکان ۲/۱۸ سمن آباد لاہور کے پتہ پر پہنچنی چاہئیں۔

2941

بچوں کا صفحہ

اتحاد و اتفاق

محمد اکمل الاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

پیارے بچو! اسلام میں اتحاد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے بہت بڑی نعمت بتایا ہے اور کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

"اللہ تعالےٰ کی رسی (یعنی قرآن حکیم) کو مضبوطی سے تھام لو اور باہم تفرقہ نہ ڈالو"۔

اتحاد کے فوائد

اتحاد میں سب کی بہتری اور نجات ہے۔ اس سے ایک دوسرے کی مدد کا موقع ملتا ہے۔ قوم تباہی اور ہلاکت سے بچ جاتی ہے۔

قرآن مجید میں حکم ہے :-

"آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی"

مسلمانوں کو آپس میں بھائیوں کی طرح اتحاد اور الفت سے رہنا چاہیے۔

حق تعالےٰ کا فرمان ہے :-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ -

مومن تو بھائی بھائی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا :-

"اے لوگو! میری بات سنو اور سمجھو، جان لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اہل اسلام کی ایک برادری ہے"۔

ملت اسلامیہ کی ایک نمایاں علامت یہ ہے کہ اس میں اتحاد و اتفاق ہوتا ہے

جان بوجھ کر فساد برپا کرنا یا مسلمانوں کی پوری جماعت سے غداری کرنا مسلمانوں کی شان نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا :-

"خبردار! میرے بعد کفر کا شیوہ اختیار نہ کرنا اور ایک دوسرے کی گردن نہ مارنا"

اتحاد میں برکت

مثل ہے کہ "ایک" اکیلا اور ایک اور ایک گیارہ۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ انسان اکیلا رہ کر کسی مشکل کا آسانی سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر انسان دوسروں کو اپنی مشکل یا مصیبت کا ہمراز بنائے تو وہ مشکل جلدی حل ہو جاتی ہے۔ اور انسان پریشانی سے بچ جاتا ہے۔

عام زندگی کی مثال ہے کہ اگر ایک کانے کو پکڑ کر ہم توڑیں تو وہ بآسانی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر بہت سوں کو پکڑ کر توڑیں تو ان کا ٹوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اتحاد بہت بڑی نعمت ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے برکت رکھی ہے اور انسان ہر مشکل کا مقابلہ آسانی سے کر سکتا ہے۔

جنگ اُحد کا واقعہ ہے کہ اُحد کی پہاڑی کے دامن میں جنگ ہو رہی تھی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ احد کی پہاڑی کے پچھلی طرف سے حملہ نہ ہو جائے۔ چنانچہ آپؐ نے چند تیراندازوں کو پہاڑی کے درّے پر کھڑا کر دیا۔ اور حکم فرمایا کہ پچھلی طرف سے حملے کا امکان ہے جب تک تمہیں کہا نہ جائے۔ پہاڑی سے نیچے نہیں اترنا۔

جنگ میں لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔ دشمن پیچھے کو بھاگ نکلے۔ مجاہدین مال غنیمت جمع کرنے لگ گئے۔ جو تیرانداز پہاڑی پر کھڑے تھے ان میں سے چند نے سوچا کہ دشمن کو تو شکست ہو چکی ہے۔ اب چل کر مال غنیمت لینا چاہیے۔ ان میں سے چند نے کہا کہ نہیں نہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہیں ٹھہرنے کا ہے۔ اس لیے جب تک دوسرا حکم نہ ملے پہاڑی سے نیچے نہیں اترنا چاہیے۔ اس لیے تیراندازوں میں اختلاف رائے ہو گیا اور وہ پہاڑی سے نیچے اترنا شروع ہو گئے۔ اور پہاڑی پر چند ساتھی رہ گئے۔

دشمن کا ایک دستہ جو پہاڑی کے پیچھے چھپا ہوا تھا اسے جب اس صورت حال کا پتہ چلا کہ اب پہاڑی پر صرف چند لوگ رہ گئے ہیں تو وہ ان پر ٹوٹ پڑے۔ دوسرے مجاہدین جو یہاں سے جا چکے تھے ہتھیار رکھ کر مال سمیٹ رہے تھے۔ ادھر بھاگنے والوں نے دیکھا کہ اچانک حملے سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں تو وہ بھی واپس آ گئے اور لشکر اسلام پر پوری قوت سے حملہ کر دیا۔ اور مسلمانوں کی فتح کو عارضی شکست میں بدل دیا۔ اس اثناء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک بھی شہید ہو گیا۔

اگر ان تیراندازوں میں اتحاد رہتا اور وہ وہیں جمے رہتے تو اس تکلیف اور مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

تو پیارے بچو! اس واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیے اور آپس میں لڑنا جھگڑنا نہیں چاہیے۔ اگر دو بھائی آپس میں لڑیں گے تو والدین کو دکھ ہو گا اور وہ خفا ہوں گے اور دوسرے لوگوں کو ان دونوں بھائیوں میں سے کسی ایک کو نقصان پہنچانے پر زیادہ خوف نہیں ہو گا۔ وہ سمجھیں گے کہ یہ اکیلا ہے اور اس کا بھائی تو خود اس سے لڑتا ہے۔ وہ اس کی امداد کیوں کرے گا۔ اس طرح سارے گھر کو مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پیارے بچو! ایسے ہی اگر ایک سکول اور مدرسے کے طالب علم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے اور احترام کرنے کی بجائے لڑتے رہا کریں تو ان کی توجہ علم حاصل کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے پر ہی رہا کرے گی۔ اور ایسے تعلیمی ادارے کا وقار تباہ ہو جائے گا۔

اس لیے اللہ تعالےٰ کے حکم کو مانتے ہوئے آپس کے لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو نیک بنائے! پانچ وقت نماز پڑھنے، والدین، اساتذہ اور اپنے ساتھیوں کا احترام کرنے اور علم حاصل کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین ثم آمین!

گناہ سے نجات

شبیر احمد شاہد سیالکوٹی

ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلام قبول کرنے کی نیت سے حاضر ہوا۔ کلمہ پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ سے گناہ ایسے ہیں جنہیں چھوڑنے کی میں قدرت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"کیا تم مجھ سے صرف ایک وعدہ کرسکتے ہو کہ تم جھوٹ نہ بولنے کا"

وہ آدمی بولا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔

یہ وعدہ کر کے وہ چلا گیا اور دل ہی دل میں وہ بہت خوش اور مسرور تھا اور کہہ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی آسان اور سہل بات کا مجھ سے مطالبہ کیا ہے۔ اس عہد کے بعد اس آدمی نے چوری کی نیت کی اور نیت کرتے ہی دل میں خیال آیا اگر میں نے چوری کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تو کیا جواب دوں گا۔ اگر اقرار کروں گا تو سزا سے نہیں بچ سکوں گا اور اگر انکار کروں گا تو اس سے معلوم ہوا کہ میں نے جھوٹ بولا اور وعدہ کے خلاف مجھ سے حرکت سرزد ہوئی لہٰذا بہتر ہے کہ میں چوری ہی نہ کروں۔

یہ سوچ کر وہ اپنے ارادے سے باز آ گیا اور اس نے چوری نہ کی۔ اس کے بعد جب بھی اس کا نفس امارہ اسے گناہ اور معصیت کی ترغیب دیتا وہ یہ ارادہ کرتا

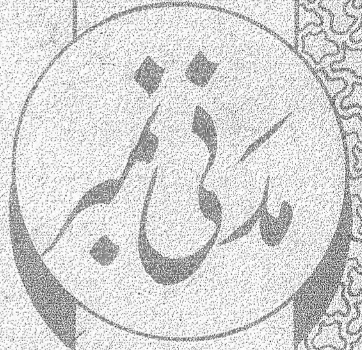
(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۳۵

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

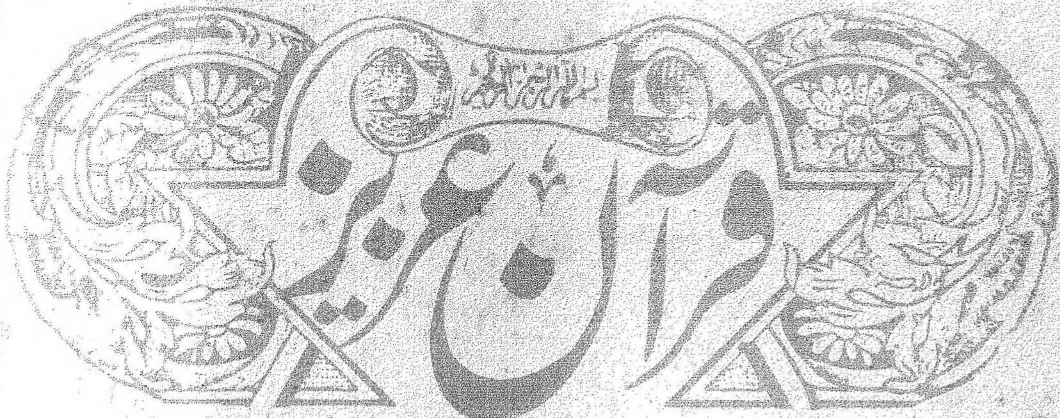
رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۹۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۲۷-۲۲۸۱ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء (۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری D.D.4-۲۰۷۹۶/۹/۳۹ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G.M/۳۰-۱۵۲۱۰ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۷ء



- آسمان رشد و ہدایت کا وہ درخشندہ ستارہ، جس کی ضیاء پاشیوں سے ظلمت کدۂ ہند میں زہد و تقویٰ اور مجاہدہ و ریاضت کی روشنی پھیلی!
- عظمت و کردار کا وہ پیکر عظیم، جس کی شرافت و دیانت کا اعتراف خود مخالفین نے کیا!
- علم و فضل کا وہ بحر بیکراں، جس کی روانی سے عرب و عجم یکساں سیراب ہوئے!
- تحریک آزادی کا وہ قائد جلیل، جس نے فرنگی سامراج کا تختہ الٹنے میں اہم کردار پیش کیا!
- وہ زاہد و متقی اور محدث و خطیب، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تبلیغ و اشاعت جس کی زندگی کا پاکیزہ مشن تھا!

شیخ الاسلام السید **مولانا حسین احمد مدنی** قدس سرہ العزیز
— کی زندگی کے حالات و واقعات پر ایک مستقل معلوماتی کتاب
— آپ کے نادر خطوط کا عکس ، معروف اور نامور اہل قلم کے گرانقدر مضامین
— تاریخ اشاعت کا انتظار فرمائیے!



عکسی طباعت سے مزین

رنگین — **نیا حاشیہ** — دیدہ زیب

تین سال کی محنت شاقہ اور زر کثیر کی لاگت کے بعد شائع ہوا

حاشیہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہدیہ: (مجلد) ۸ روپے مکینیکل گلیز کاغذ

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔ فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔ وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ تاجران رعایت کے لیے لکھیں

دفتر انجمن خدام الدین اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

ایک زیر ترتیب کتاب کیلئے

معلومات

شیخ التفسیر حضرت

مولانا احمد علی کی سیاسی خدمات

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک آزادی میں کیا اہم خدمات انجام دیں — اور استخلاص وطن کی خاطر آپ نے کن کن جیل خانوں میں قید و بند کے مصائب برداشت کیے —؟

اور

کن بزرگوں کی رفاقت میں جیل کے دن گزارے —؟

اگر

موضوع پر — آپ کے پاس معلومات ہوں، یا حضرت شیخ کے خطوط ہوں تو براہ کرم ادارہ کے نام ارسال کریں! خطوط عکس لیکر واپس کر دیے جائیں گے۔

مجاہد الحسینی — (مدیر خدام الدین)

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا